www.saharaexpressdaily.com saharaexpressdelhi123@gmail.com saharaexpress123@gmail.com saharaexpressnews@gmail.com

Urdu Daily Published From
Delhi,Patna&Ranchi

روزنامہ سہارا ایکسپریس دہلی

SAHARA EXPRESS,DELHI

TITLE APPLY Vol:01 Issue:323 02.12.2024 **MONDAY** Re.02 Page:08

جلدنمبر:01 شمارہ:۳۲۳/سوموار/۲/دسمبر ۲۰۲۴/مطابق/۲۸/جمادی الاوّل/۱۴۴۶ھ/ صفحات:08

کاٹنے اور بانٹنے کا کام صرف بی جے پی کرتی ہے: کھڑگے

نئی دہلی، 01 دسمبر (یواین آئی) کانگریس کے صدر ملک ارجن کھڑگے نے اتوار کو بھارتیہ جنتا پارٹی (بی جے پی) کو درگاہ کے نیچے شیولنگ کی موجودگی سے متعلق تنازعہ پر آڑے ہاتھوں لیا اور کہا کہ یہ سب کی حفاظت کی بات کرتی ہے لیکن سچ یہ ہے کہ بی جے پی اور اس کا نظریہ نہ صرف کاٹنے بلکہ بانٹنے کا بھی کام کرتا ہے۔ آج یہاں رام لیلا میدان میں منعقد ایک بڑی ریلی سے خطاب کرتے ہوئے مسٹر کھڑگے نے کہا کہ بی جے پی اور آر ایس ایس کی پالیسی تنازعہ پیدا کرنا ہے۔ اسی پالیسی کا نتیجہ ہے کہ آج جہاں سروے کروا کر اور تنازعات پیدا کر کے معاشرے کو تقسیم کرنے کی راہ پر گامزن ہیں وہیں معاشرے کو تقسیم کرنے کا کام بھی جاری ہے۔ کانگریس کے صدر نے کہا، آج ملک میں ہر جگہ سروے کرنے والے یہ پتہ لگا رہے ہیں کہ پہلے کہاں مندر تھے اور کہاں مسجدیں تھیں۔ لیکن 2023 میں آر ایس ایس کے سربراہ موہن بھاگوت نے کہا تھا- ہمارا مقصد رام مندر بنانا تھا، ہر مسجد کے نیچے شیوالیہ تلاش کرنا غلط ہے جب بی جے پی اور آر ایس ایس کے لوگ یہ باتیں کہہ رہے ہیں تو پھر سروے کے نام پر کھود کھود کر جھگڑا کیوں لگایا جا رہا ہے؟ ہم سب تو ایک ہیں۔" انہوں نے کہا،" وزیر اعظم نریندر مودی کہتے ہیں 'اگر ہم ایک ہیں تو محفوظ ہیں'...... لیکن آپ ہمیں محفوظ نہیں رہنے دے رہے ہیں۔ سچ تو یہ ہے کہ کاٹنے والے بھی آپ ہیں اور بانٹنے والے بھی آپ ہیں۔ بی جے پی پر غیر اخلاقی کام کرنے کا الزام لگاتے ہوئے انہوں نے کہا" بی جے پی صرف اخلاقیات کی بات کرتی ہے، لیکن غیر اخلاقی کام کرتی ہے۔ کبھی وہ ای وی ایم سے ووٹ چراتی ہے اور کبھی آپ کے منتخب ایم ایل اے کو چراتی ہے۔ کبھی یہ آپ کی پنشن چوری کرتی ہے اور کبھی کسانوں کی ایم ایس پی چراتی ہے۔ کئی بار شکایات موصول ہوتی ہیں کہ انتخابات کے بعد بھی ای وی ایم میں 99 فیصد بیٹری باقی رہ گئی ہے اور بعض اوقات ایک گھنٹے میں ہزار ووٹ ڈالے جاتے ہیں۔ اس لیے یہ بہت ضروری ہے کہ ہم جمہوریت کو بچانے کے لیے متحد ہوں۔

مہاراشٹر میں حکومت کی حلف برداری کی تقریب 5 دسمبر کو

ممبئی، یکم دسمبر (یو این آئی) مہاراشٹر کی نئی حکومت کی حلف برداری تقریب 5 دسمبر کو وزیر اعظم نریندر مودی کی موجودگی میں منعقد ہوگی۔ یہ جانکاری ہفتہ کو بھارتیہ جنتا پارٹی (بی جے پی) کے ریاستی صدر چندر شیکھر باونکولے نے دی۔ ریاستی اسمبلی کے انتخابات 20 نومبر کو ہوئے تھے اور 23 نومبر کو نتائج کا اعلان کیا گیا تھا۔ مہایوتی کو کل 288 رکنی قانون ساز اسمبلی میں 235 سیٹیں ملی ہیں، جس نے واضح اکثریت حاصل کی ہے۔ غیر متنازع اکثریت حاصل کرنے کے بعد بھی، عظیم اتحاد نے حکومت بنانے میں تاخیر کی کیونکہ تین اتحادیوں بی جے پی، شیو سینا (شندے) اور نیشنلسٹ کانگریس پارٹی (این سی پی) (اے پی) کے درمیان وزیر اعلی کے عہدہ اور دیگر وزارتی عہدوں کے لئے سخت مقابلہ تھا۔ دریں اثنا، بی جے پی کے ریاستی صدر باونکولے نے سوشل میڈیا پلیٹ فارم ایکس پر ایک پوسٹ کے ذریعے حلف برداری کی تقریب سے متعلق اہم معلومات دی ہیں۔ حلف برداری کی تقریب 5 دسمبر کو دوپہر کو ہوگی۔

ملیشیا اور تھائی لینڈ میں سیلاب سے 12 افراد ہلاک، ایک لاکھ سے زائد بے گھر

کوالالمپور (ملیشیا)، یکم دسمبر (یواین آئی) ملیشیا اور پڑوسی ملک تھائی لینڈ میں شدید بارشوں کی وجہ سے آنے والے زبردست سیلاب میں کم از کم 12 لوگوں کی موت ہوگئی ہے۔ افسران نے یہ معلومات فراہم کیں۔ بی بی سی کی رپورٹ کے مطابق شمالی ملیشیا میں 1 لاکھ 22 ہزار سے زائد افراد کو ان کے گھروں سے نکالا گیا ہے۔ جب کہ جنوبی تھائی لینڈ میں تقریباً 13 ہزار دیگر افراد بھی بے گھر ہو چکے ہیں۔ خدشہ ہے کہ تعداد بڑھ سکتی ہے، کیونکہ شدید بارش اور طوفان کی وارننگ جاری ہے۔ پھنسے ہوئے رہائشیوں کو بچانے کے لئے ایمرجنسی سروس کے اہلکاروں کو تعینات کیا گیا ہے اور پناہ فراہم کی جا رہی ہے۔ ہفتے کے شروع میں شروع ہونے والے سیلاب کی وجہ سے دونوں ممالک کے ہزاروں باشندوں کو محفوظ مقامات پر منتقل کر دیا گیا ہے۔ سوشل میڈیا اور مقامی خبروں پر آنے والی ویڈیوز میں کاریں اور گھر ڈوبے ہوئے نظر آ رہے ہیں اور لوگ کمر تک پانی میں دکھائی دے رہے ہیں۔ تھائی لینڈ کے سائتینگ نوک ضلع میں فلمائی گئی ایک ویڈیو میں امدادی کارکن کو سیلاب سے گھرے گھر کی چھت سے ایک بچے کو باہر نکالتے ہوئے دکھایا گیا ہے۔ ڈیزاسٹر حکام نے بتایا کہ سیلاب سے جنوبی تھائی لینڈ میں تقریباً 534000 گھر متاثر ہوئے ہیں اور سیلاب کے پانی سے طبی سہولیات کو نقصان سے بچانے سے روکنے کے لئے دو دواسپتالوں کو بند کرنا پڑا ہے۔

مودی نے پولیس سے اسٹریٹجک، چوکس اور قابل اعتماد بننے کی اپیل کی

نئی دہلی، 01 دسمبر (یو این آئی) وزیر اعظم نریندر مودی نے پولیس سے اسمارٹ پولیسنگ کو آگے بڑھاتے ہوئے اسٹریٹجک، چوکس، قابل اعتماد اور شفاف بننے کی اپیل کی ہے۔ وزیر اعظم کے دفتر کے مطابق مسٹر مودی نے ہفتہ اور اتوار کو مسلسل دو دن بھونیشور میں ڈائریکٹر جنرل اور انسپکٹر جنرل آف پولیس کی 59 ویں آل انڈیا کانفرنس میں شرکت کی۔ اختتامی سیشن میں وزیر اعظم نے انٹیلی جنس بیورو کے افسران میں نمایاں خدمات پر صدر پولیس میڈلز تقسیم کئے۔ اختتامی تقریر میں انہوں نے ڈیجیٹل فراڈ، سائبر کرائم اور مصنوعی ذہانت (اے آئی) ٹیکنالوجی سے لاحق ممکنہ خطرات، خاص طور پر سماجی اور خاندانی تعلقات کو متاثر کرنے کے لیے ڈیپ فیک کے امکانات پر تشویش کا اظہار کیا۔ اس کے جواب میں انہوں نے پولیس قیادت سے اپیل کی کہ وہ ملک کی مصنوعی ذہانت اور اسپریشنل انڈیا کی دوہری اے آئی طاقت کا استعمال کرتے ہوئے چیلنج کو ایک موقع میں بدل دیں۔ وزیر اعظم نے اسمارٹ پولیسنگ کے منتر کو بڑھایا اور پولیس کو اسٹریٹجک، چوکس، قابل اعتماد اور شفاف بننے کی اپیل کی۔ شہری پولیسنگ میں اٹھائے گئے اقدامات کی تعریف کرتے ہوئے انہوں نے تجویز پیش کی کہ ہر اقدام کو ملک کے 100 شہروں میں مکمل طور پر نافذ کیا جانا چاہئے۔ انہوں نے کانسٹیبلوں کے کام کا بوجھ کم کرنے کے لیے ٹیکنالوجی کے استعمال کی اپیل کی اور تجویز دی کہ پولیس اسٹیشن کو وسائل کی تقسیم کا مرکز بنایا جانا چاہئے۔ کچھ بڑے مسائل کو حل کرنے میں ہیکاتھون کی کامیابی پر بات کرتے ہوئے وزیر اعظم نے نیشنل پولیس ہیکاتھون کے انعقاد کے بارے میں غور و خوض کرنے کا مشورہ بھی دیا۔ انہوں نے پورٹ سیکیورٹی پر توجہ بڑھانے اور اس کے لیے مستقبل کا ایکشن پلان تیار کرنے کی ضرورت پر بھی روشنی ڈالی۔ وزارت داخلہ میں سردار ولبھ بھائی پٹیل کی منفرد شراکت کو یاد کرتے ہوئے، وزیر اعظم نے وزارت داخلہ سے لے کر پولیس اسٹیشن کی سطح تک سیکورٹی کے کسی بھی پہلو پر ہدف مقرر کرنے اور اسے حاصل کرنے کا عزم لیکر اگلے سال ان کے 150 ویں یوم پیدائش پر خراج عقیدت پیش کرنے کی اپیل کی۔ اس سے پولیس کی امیج، پیشہ ورانہ مہارت اور صلاحیتوں میں بہتری آئے گی۔ انہوں نے پولیس سے درخواست کی کہ وہ 'ترقی یافتہ ہندوستان' کے وژن کے ساتھ خود کو جدید اور ہم آہنگ کریں۔ کانفرنس کے دوران دہشت گردی، بائیں بازو کی انتہا پسندی، سائبر کرائم، اقتصادی سلامتی، امیگریشن، ساحلی سلامتی اور منشیات کی اسمگلنگ سمیت قومی سلامتی کو درپیش موجودہ اور ابھرتے ہوئے چیلنجز پر گہرائی سے تبادلہ خیال کیا گیا۔ بنگلہ دیش اور میانمار کے ساتھ سرحد کے ساتھ ابھرتے ہوئے سیکورٹی خدشات، شہری پولیسنگ کے رجحانات اور بدنیتی پر مبنی بیانیے کا مقابلہ کرنے کی حکمت عملیوں پر بھی تبادلہ خیال کیا گیا۔ مزید برآں، نئے نافذ کیے گئے کلیدی فوجداری قوانین کے نفاذ، پولیسنگ میں اقدامات اور بہترین طریقوں کے ساتھ ساتھ پڑوس میں سیکیورٹی کی صورتحال کا بھی جائزہ لیا گیا۔ وزیر اعظم نے کارروائی کے دوران قیمتی بصیرت فراہم کی اور مستقبل کے لیے ایک روڈ میپ ترتیب دیا۔ مرکزی وزیر داخلہ امت شاہ، وزیر اعظم کے پرنسپل سکریٹری، قومی سلامتی کے مشیر، وزیر مملکت برائے داخلہ اور مرکزی داخلہ سکریٹری نے بھی کانفرنس میں شرکت کی۔ ہائبرڈ فارمیٹ میں منعقدہ اس کانفرنس میں تمام ریاستوں اور مرکز کے زیر انتظام علاقوں کے ڈائریکٹر جنرلز، آئی جی ایس پی اور سی اے پی ایف، سی پی او کے سربراہان نے جسمانی طور پر شرکت کی اور تمام ریاستوں اور مرکز کے زیر انتظام سے مختلف رینک کے 750 سے زیادہ افسران نے حصہ لیا۔

آبادی میں اضافے کی شرح میں کمی پر موہن بھاگوت کا اظہار تشویش، تین بچے ہونے چاہئیں

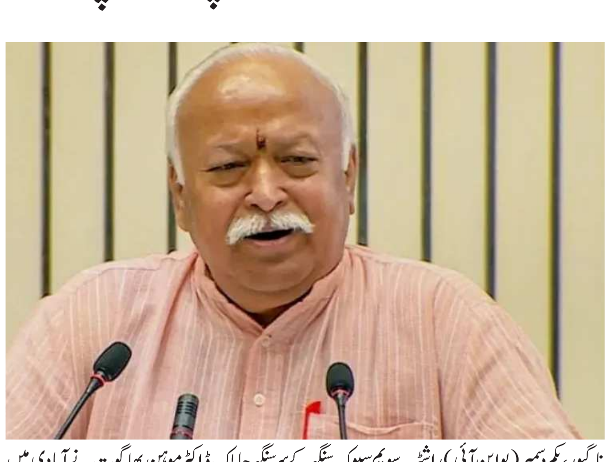

ناگپور، یکم دسمبر (یواین آئی) راشٹریہ سویم سیوک سنگھ کے سرسنگھ چالک ڈاکٹر موہن بھاگوت نے آبادی میں اضافے کی شرح (فرٹیلیٹی ریٹ) میں کمی پر تشویش کا اظہار کیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ آبادی میں کمی کی شرح تشویشناک ہے۔ ڈیموگرافی کے قوانین کے مطابق آبادی میں اضافے کی شرح 1.2 سے کم نہیں ہونی چاہیے۔ اتوار کو ناگپور میں منعقد ایک پروگرام میں سنگھ کے سربراہ ڈاکٹر بھاگوت نے کہا کہ جدید آبادی سائنس کے مطابق جب کسی معاشرے کی آبادی میں اضافہ (فرٹیلیٹی ریٹ) 1.2 سے نیچے آجاتا ہے تو وہ معاشرہ دنیا سے معدوم ہو جاتا ہے۔ اگر اس معاشرے پر کوئی بحران نہ بھی آئے تو وہ معاشرہ معدوم ہو جاتا ہے۔ اس طرح کئی زبانیں اور کئی معاشرے تباہ ہو گئے۔ انہوں نے کہا کہ اس لیے آبادی میں اضافے کی شرح کو 1.2 سے نیچے نہیں جانا چاہیے۔ ہمارے ملک نے آبادی کی پالیسی 1998 یا 2002 میں تیار کی تھی۔ اس میں کہا گیا ہے کہ آبادی میں اضافے کی شرح 1.2 سے کم نہیں ہونی چاہیے۔ اگر ہم آبادی میں اضافے کی شرح 1.2 پر غور کریں تو ہمیں دو سے زیادہ بچوں کی ضرورت ہے

رضا کارانہ ریٹائرمنٹ کی بنیاد پر 37 / چوکیدار اور دفعہ دار کے زیرِ کفالت کو تقرری نامہ دیئے گئے

اررریہ:- (مشتاق احمد صدیقی) ضلع مجسٹریٹ، اررریہ، شری انیل کمار، سپرنٹنڈنٹ آف پولیس، جناب امیت رنجن نے مشترکہ طور پر چوکیدار/ دفادار کے کُل 37 انحصار کرنے والوں میں رضا کارانہ ریٹائرمنٹ کی بنیاد پر چوکیدار کے عہدہ کے لیے تقرری کا حکم نامہ تقسیم کیا۔ واضح رہے کہ مورخہ 2024.07.15 کو ہونے والے ضلع ہمدرد تقرری کمیٹی کے اجلاس میں کیے گئے فیصلے کی روشنی میں چوکیدار کے عہدے پر تعیناتی کے لیے کل 38 امیدواروں کو رضا کارانہ ریٹائرمنٹ کی بنیاد پر منتخب کیا گیا تھا۔ رضا کارانہ طور پر ریٹائرڈ چوکیدار/ دفادار کے زیر کفالت۔ ان تمام منحصر افراد کے تعلیمی قابلیت کے سرٹیفکیٹ کی تصدیق ڈسٹرکٹ ایجوکیشن آفیسر، اررریہ نے کی تھی۔ نئے تعینات ہونے والے چوکیدار کو ہدایت کی گئی ہے کہ وہ سول سرجن-کم-چیف میڈیکل آفیسر، اررریہ سے ہیلتھ سرٹیفکیٹ حاصل کریں اور 2024.12.09 تک متعلقہ تھانے/ OP میں اپنی جوائننگ کو یقینی بنائیں۔ احکامات کے مطابق ہمدردی کی بنیاد پر مسٹر دلشاد، محمد اخلاق عالم، مسٹر پپن، پاسوان، محمد اعجاز، مسٹر جگدیش منج، مسٹر منوج کمار پاسوان، مسٹر جتیندر کمار، مسٹر راجکمار پاسوان، مسٹر۔ دھنجیت کمار پاسوان، مسٹر نتیش کمار، مسٹر راکیش کمار، شری اجے کمار، شری امر کمار، شری رنجیت کمار شرما، شری انگد کمار پاسوان، شری لکشمن تتما، شری گوپال کمار دھرکر، شری متھن کمار پاسوان، مسٹر ونود تتما، مسٹر شیوشنکر مانجھی، مسٹر راجیش کمار پاسوان، مسٹر مکیش کمار مانجھی، مسٹر منیش کمار پاسوان، مسٹر چندن کمار پاسوان، مسٹر گھنشیام مانجھی، مسٹر کرشنا دیو مانجھی، مسٹر آکاش کمار، مسٹر کرشن کمار چپل، مسٹر انیل کمار پاسوان، مسٹر شمبھو پاسوان، مسٹر امرجیت کمار، مسٹر اجیت کمار ستیارتھی، مسٹر بیریندر کمار پاسوان، مسٹر دھیریندر کمار داس، مسٹر جیوانند تتما، شری کنہیا پاسوان، شری دھرمانند مانجھی، شری اندل مانجھی کو تقرری نامے فراہم کیے گئے۔ اس موقع پر ضلع پنچایت راج افسر اررریہ مسٹر منیش کمار، سینئر ڈپٹی کلکٹر اررریہ مسٹر اروند کمار، اسسٹنٹ ڈائرکٹر سوشل سکیورٹی اررریہ مسٹر نتیش کمار پاٹھک اور متعلقہ افسران موجود تھے۔

کشوری کے ساتھ گینگ ریپ، ایک ملزم گرفتار

(بہار شریف محمد آفتاب) تلہڑا تھانہ علاقے کے ایک گاؤں میں ایک لڑکی کے ساتھ اجتماعی عصمت دری کا واقعہ پیش آیا ہے تاہم پولیس نے فوری کارروائی کرتے ہوئے ایک ملزم کو گرفتار کرلیا ہے جبکہ دوسرا ملزم بھی نابالغ ہے۔ متاثرہ کو تشویشناک حالت میں اسپتال میں داخل کرایا گیا ہے ہلسا کے ڈی ایس پی 2 گوپال کرشنا نے بتایا کہ اطلاع ملتے ہی پولیس سپرنٹنڈنٹ بھرت سونی نے جائے وقوعہ کا معائنہ کیا اور متاثرہ کے بیان کی بنیاد پر پوکسو ایکٹ میں مقدمہ درج کیا گیا۔ تلہڑا پولیس نے شناخت کرلی ہے جس میں سے ایک ملزم کو گرفتار کرلیا گیا ہے جس میں بتایا گیا ہے کہ اس دوران دو بدمعاش گھر کے ساتھ بنی جھونپڑی کی صفائی کررہے تھے۔ انہوں نے اسے پکڑ کر ایک ایک کر کے اس کی عصمت دری کی جب کافی دیر بعد لڑکی واپس نہ آئی تو گھر والے اسے تلاش کرنے جھونپڑی میں گئے جہاں وہ زمین پر بے ہوش پڑی تھی۔ اپنے گھر والوں کے آنے کے بعد اس نے اپنا حال بیان کیا دونوں ملزمان پر ماضی میں بھی ایک اسکول کے پرنسپل پر فائرنگ کرنے کا الزام ہے۔

زفریابِ ادب سہسرام کی جانب سے ظفر رضوی کاکوی ایوارڈ

نومبر 2024 کو بین الاقوامی ادبی تنظیم زفریابِ ادب سہسرام بہار، نے اردو ادب کی معزز شخصیات کو ظفر رضوی کاکوی ایوارڈ سے نوازا۔ یہ اعزاز ظفر رضوی کاکوی کی ادبی خدمات کو خراجِ عقیدت پیش کرنے کے لیے عطا کیا گیا۔ ظفر رضوی کاکوی جو بہار کے علاقے کاکو کے رہنے والے تھے، اردو ادب کی دنیا میں ایک نمایاں مقام رکھتے ہیں۔ ان کی زیادہ تر زندگی سہسرام میں گزری، جو اردو ادب کا ایک اہم مرکز رہا ہے۔ تاریخ پیدائش ان کی 15 جنوری 1939 ہے ظفر رضوی کاکوی نے مدرسہ خانقاہ کبیریہ سہسرام میں اپنے والد کی سرپرستی میں اردو، فارسی اور عربی کی تعلیم حاصل کی۔ 1954ء میں سہسرام ہائی اسکول سے میٹرک کیا۔ 1959ء سے رجسٹری آفس میں کلرک ہوگئے۔ اس کے بعد اعلیٰ عہدے پر بھی فائز ہوئے۔ 1975ء میں انہوں نے شانتی پرشاد جین کالج سہسرام سے بی اے اور روہتاس لاء کالج سے ایل ایل بی بھی کیا۔ علم وادب اور خوش نویسی وخطاطی ورثہ میں ملی۔ دادا منشی سید محمد حیدر رضا مرحوم اور والد بہت اچھے خوش نویس اور فن حرب کے ماہر تھے ظفر رضوی کاکوی کو شروع سے شاعرانہ صحبت ملی مگر اس فن کی شروعات 1956ء سے ہوئی۔

ادبی سرگرمیوں میں حصہ لیا اور نوجوانی میں شاعر مشاق کہلانے لگے۔ آپ حشر شہسرامی تلمیذ جلیل بینائی اور سیماب اکبرآبادی سے اصلاح لیتے تھے۔ ظفر کاکوی نے غزلیں زیادہ کہی اگرچہ دوسرے اصناف سخن میں بھی ان کا کلام ملتا ہے۔ ظفر رضوی کاکوی نے نہ صرف اپنی شاعری کے ذریعے سماجی مسائل اور ذاتی جذبات کو عمدگی سے پیش کیا بلکہ اردو ادب کی ترقی میں بھی اہم کردار ادا کیا۔ ان کی شاعری میں گہرائی اور سادگی کا انوکھا امتزاج تھا، جو انہیں اپنے ہم عصر شعرا سے منفرد بناتا ہے۔ ان کی ادبی محفلوں میں نہ صرف بڑے ادیب اور شاعر شامل ہوتے بلکہ نئی نسل کے شعرا بھی استفادہ کرتے تھے۔ ظفر رضوی کاکوی کی قیادت میں سہسرام اردو ادب کا ایک متحرک مرکز بن گیا۔ ان کی میزبانی میں ہونے والی ادبی محفلوں اور تقریبات نے اردو زبان وادب کو فروغ دینے میں نمایاں کردار ادا کیا۔ انہوں نے کئی معروف شعرا کے ساتھ کام کیا اور سہسرام کو عالمی ادبی نقشے پر اجاگر کیا۔

دینی مدارس نور ہدایت وعلم کا سرچشمہ ہے جس سے ہمیشہ اتحاد ویکجہتی اخوت وہمدردی اور انسانیت کا پیغام دیا جاتا ہے: مولانا حلیم اللہ قاسمی

جامعہ اخلاقیہ میں منعقد جلسہ دستار بندی وپیام انسانیت کانفرنس سے علماء ودانشوران کا بصیرت افروز خطاب

مظفر پور (نمائندہ) ضلع کے چھپاں ڈیہ مٹھن پور میں منعقد چوتھا ایک روزہ عظیم الشان جلسہ دستار بندی و تعلیمی بیداری کانفرنس آج مورخہ 1 دسمبر 2024 بروز اتوار چار بجے شام مدرسہ ھذا کے کیمپس میں بحسن و خوبی اختتام پذیر ہوگیا۔ اس جلسہ کی صدارت مشہور عالم دین جمعیۃ علماء ہند مہاراشٹر کے صدر مولانا حلیم اللہ قاسمی نے کی۔ مولانا عبدالقدوس شاکر حکیمی مدرسہ مدینۃ المعارف ممبئی کی سرپرستی میں پروگرام اختتام کو پہونچا۔ نظامت کے فرائض مولانا رضاء اللہ مجولیاوی ناظم تعلیمات دارالعلوم ابراہیمیہ بھوانی پور سیتامڑھی نے انجام دیے۔ پروگرام کا باضابطہ آغاز قاری خورشید صاحب امام وخطیب بدیع النساء مظفر پور۔ کی خوبصورت تلاوت پاک سے ہوا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں نعت پاک گلدستہ مرتضی اظہر آواپوری اور مولانا ذبیح اللہ ندوی نے مشترکہ طور پر بڑے اچھے انداز میں پیش کیا۔ جسے سامعین نے خوب سراہا۔ جلسہ دستار بندی سے خطاب کرتے ہوئے مولانا شوکت صاحب الحسینی کوٹھرام دربھنگہ نے اپنے خطاب میں کہا کہ مدارس اسلامیہ سے ایک سے ایک جیالے پیدا ہوئے ہیں جن ہوں نے ملک میں انقلاب پیدا کردیا ہے۔ آج کے دور میں مدارس اسلامیہ کو مضبوط ومستحکم کرنے کی ضرورت ہے۔ مدارس وہ آبگینے ہیں اگر ٹوٹ گئے تو ہماری نسل کی ایمان کی حفاظت بھی کوئی نہیں کرپائیگا۔ مولانا عبدالقدوس شاکر حکیمی نے اپنے خطاب میں کہا کہ جہاں قرآن کی تلاوت ہوتی ہے اللہ کا ذکر ہوتا ہے وہاں گردونواح میں اللہ کی رحمت وبرکت کا نزول ہوتا ہے۔ وہیں اس موقع پر انہوں مولانا مرتضی عزیزی وقاری نعمت اللہ رحمانی اور مدرسہ اخلاقیہ کے اساتذہ کرام وکارکنان کو بہترین

کارکردگی پر مبارکباد پیش کی۔ اس موقع پر قاری صہیب صاحب ایم ایل سی راجد نے قاری نعمت اللہ رحمانی کو مبارکباد دیتے ہوئے کہ آپ نے ایسی جگہ پر روشنی جلائی ہے جہاں اندھیرا ہی اندھیرا تھا۔ مزید انہوں اھل بستی سے مخاطب کرتے ہوئے کہا کہ آپ سب کی ذمہ داری بنتی ہے اس مدرسہ کا تعاون کریں۔ اور اسے آگے بڑھائیں۔ مولانا حلیم اللہ قاسمی صدر جمعیۃ علماء ہند مہاراشٹر نے اپنے صدارتی خطاب میں کہا کہ بلاشبہ تعلیم وہ بنیادی اینٹ ہے جس پر صالح معاشرہ اور ملک وملت کی پوری عمارت قائم ہے کسی بھی قوم اور سماج کی ترقی کا پہلا زینہ تعلیم ہے ٭ تعلیم کے بغیر ترقی ناممکن ہے انہوں نے ان طلبہ کو جنہوں نے حفظ قرآن کا شرف حاصل کیا تھا مبارکبادی پیش کی اور اپنے اندر تقوی طہارت نماز کی پابندی اچھے اخلاق شفقت۔ علم کی اہمیت وافادیت پر مفصل گفتگو کرتے ہوئے فرمایا کہ علم سے دلچسپی رکھنے والی قوم ہمیشہ سرخروئی کے پرچم لہراتی ہے انہوں نے جامع انداز میں کہا کہ دینی مدارس نور ہدایت وعلم کا سرچشمہ ہے جس سے ہمیشہ اتحاد ویکجہتی اخوت وہمدردی اور انسانیت کا پیغام دیا جاتا ہے۔ مفتی قیصر صاحب قاضی شہر مظفر پور نے اپنے بیان میں کہا کہ مدارس اسلامیہ علوم ومعارف کے آفتاب کا مطلع کامرانی وخوش بختی کے انوار کا منبع اور نور ہدایت کا سرچشمہ ہے ٭ انہوں نے فلاحی کاموں اور مدارس اسلامیہ کو مضبوط مستحکم بنانے میں عوام الناس سے نیازمندانہ اپیل کی۔ اس موقع پر بوچہاں حلقہ سے رکن اسمبلی امر پاسوان نے بھی اپنے خیالات کا اظہار کیا۔ اسٹیج پر مقامی علماء وسیاسی سماجی ملی قائدین کے علاوہ ادارہ تحفیظ القرآن فیض کالونی مالی گھاٹ مظفر پور کے ناظم قاری ذکی انور عرفانی۔ مشہور صحافی مولانا اسلم رحمانی۔ تابش قمر۔ صحافی عبدالخالق قاسمی۔ مولانا صدر عالم قاسمی مولانا خالد ضیاء قاسمی قاری ابوالقیس۔ قاری خورشید۔ صحافی شہاب الدین۔ سمیت بڑی تعداد میں عوام و خواص موجود تھے آخر میں مدرسہ اخلاقیہ ایجوکیشنل اینڈ ویلفیئر ٹرسٹ کے ناظم تعلیمات قاری نعمت اللہ رحمانی نے آئے ہوئے تمام مہمانان کرام کا شکریہ ادا۔

شوہر سے جھگڑے پر خاتون نے پھانسی لگا کر خودکشی کرلی

(بہار شریف محمد آفتاب) سلاؤ تھانہ علاقے کے نانا گاؤں میں ایک خاتون نے خود کو پنکھے سے لٹکا کر خودکشی کرلی، متوفی منا چودھری کی 30 سالہ بیوی ہے۔ پرائیویٹ گاڑی کا ڈرائیور کام کرتا ہے اور اسے جوا کھیلنے کا عادی تھا جس کی وجہ سے اکثر جھگڑے ہوتے رہتے تھے۔ ہفتے کے روز جب گھر کے تمام افراد گھر سے باہر تھے تو شوہر سے فون پر بات کرنے کے بعد اس نے غصے میں پنکھوں سے لٹک کر خودکشی کرلی جب گھر والے گھر پہنچے تو انہوں نے اسے پھندے سے ہٹایا اسے علاج کے لیے اسپتال لے جایا گیا جس کے بعد لوگوں نے پولیس کو اطلاع دی، اس کے والدین کی اطلاع پر پولیس نے پوسٹ مارٹم کرایا۔ جسم کے اوپر خاندان کو۔ پوسٹ مارٹم رپورٹ کے بعد ہی موت کی وجہ معلوم ہوسکے گی تاہم گاؤں والوں میں یہ بات ہے کہ پوسٹ مارٹم کے بعد شبدہ کے والدین اسے اپنے گاؤں گریک لے گئے۔ آخری رسومات کے بعد انہوں نے اسے فون پر بلایا اور متوفی کے بہنوئی کو بھی بلایا اور مارنا پیٹنا شروع کردیا۔ تاہم اطلاع ملنے پر پولیس پہنچی اور اسے بچا کر تھانے لے آئی۔

بھگال پنچایت سے حافظ توقیر عالم پیکس صدر عہدے پر منتخب

کوچادھامن/کشن گنج (زاہد حسین مصباحی) کوچادھامن بلاک کے تحت بھگال پنچایت کے حافظ وقاری محمد توقیر عالم نے شاندار جیت حاصل کی ہے۔ دلچسپ بات یہ ہے کہ بہت کم عمر میں حافظ توقیر عالم نے یہ پیکس صدر عہدے پر منتخب ہوئے ہیں۔ اس موقع پر نومنتخب پیکس صدر توقیر عالم نے دل کی گہرائیوں سے عوام کا شکریہ ادا کیا اور کہا کہ عوام کی بھرپور حمایت کی بدولت یہ جیت حاصل ہوئی ہے۔ انہوں نے کہا کہ میں اپنے آپ کو عوام کے لئے وقف کرچکا ہوں جب بھی کبھی کسی کو کوئی پریشانی ہو میں اس پریشانی کو دور کرنے کے لئے اسکے ساتھ کندھے سے کندھا ملا کر کھڑا رہتا ہوں یہی وجہ ہے کہ لوگ آج مجھے پیکس صدر عہدے پر منتخب کر کے خدمت کرنے کا موقع دیا ہے۔

ضلع مجسٹریٹ اررریہ کی صدارت میں ٹاسک فورس کا اجلاس

شری انیل کمار نے متعلقہ عہدیداروں کو ہدایت دی کہ وہ محکمانہ اہداف کو ہر قیمت پر پورا کریں!

اررریہ:- (مشتاق احمد صدیقی) تکنیکی ٹاسک فورس کی میٹنگ ضلع مجسٹریٹ، اررریہ شری انیل کمار کی صدارت میں کلکٹریٹ کے آتمن ہال میں منعقد ہوئی۔ اجلاس میں متعلقہ تکنیکی محکموں کی جانب سے جاری سکیموں کی تازہ ترین

صورتحال کا تفصیلی جائزہ لیا گیا۔ اس سلسلہ میں ضلع مجسٹریٹ کی طرف سے متعلقہ عہدیداروں کو ترقیاتی اسکیموں کے کاموں کو مقررہ مدت میں مکمل کرنے سمیت کئی ضروری ہدایات دی گئیں۔ اجلاس سے خطاب کرتے ہوئے ضلع مجسٹریٹ نے متعلقہ عہدیداروں کو ہدایت دی کہ وہ محکمانہ اہداف کو ہر قیمت پر پورا کریں اور مقررہ مدت میں معیاری شفافیت کے ساتھ کاموں کو انجام دیں۔ میٹنگ میں ضلع مجسٹریٹ نے اسکیموں کو مکمل کرنے میں درپیش مسائل کے بارے میں بھی جانکاری لی اور ان کے حل کے سلسلے میں کئی ضروری ہدایات بھی دیں۔ ایگزیکٹیو انجینئر محکمہ دیہی امور، پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ڈویژن، لوکل ایریا انجینئرنگ آرگنائزیشن، مائنر ایریگیشن ڈویژن، ماحولیات اور جنگلات ڈویژن سے متعلقہ تکنیکی افسران میٹنگ میں موجود تھے۔

استنبول میں خزاں: دریافت کے لائق خوبصورت ترین راستے

ترکی کے خوبصورت خزاں کے راستے: قدرتی مناظر اور تاریخ کا حسین امتزاج: مظفر الاسلام سہسپوری

اگر ہم استنبول میں خزاں کا حقیقی لطف لینا چاہتے ہیں، تو ہمیں اپنی آرام دہ زندگی کو چھوڑنا ہوگا، اپنی گاڑیاں پارک کر کے شہر کی گلیوں، تاریخی محلوں اور چھپے ہوئے پارکوں کی جانب رخ کرنا ہوگا۔ اگرچہ استنبول میں کئی خوبصورت پیدل چلنے کے راستے موجود ہیں، لیکن اگر آپ شہر کے ہجوم سے تنگ آچکے ہیں تو ہوسکتا ہے یہ راستے آپ کے لیے سکون کا ذریعہ نہ بن سکیں۔ اگر آپ واقعی تازگی اور سکون حاصل کرنا چاہتے ہیں تو ہم آپ کو مشورہ دیں گے کہ استنبول کی حدود سے باہر نکلیں۔ گرمیوں کا موسم ختم ہوچکا ہے، اس لیے ہوٹلوں اور کرائے کی گاڑیوں جیسی سہولتوں کے نرخ گرمیوں کے مقابلے میں کافی مناسب ہوچکے ہیں۔ یہاں کچھ خزاں کے راستے ہیں جو آپ استنبول کے باہر دریافت کرسکتے ہیں اور تازگی حاصل کرسکتے ہیں۔ سرائے اور شارکوی میں خزاں کے رنگ: جنگلوں میں پیدل چلنے کے راستے اور ایکسٹریم کھیلوں کی منفرد خوبصورتی

سرائے اور شارکوی کے اضلاع میں خزاں کے آغاز کے ساتھ ہی جنگلات اور پیدل چلنے کے راستے سبز، نارنجی، پیلے اور سرخ کے مختلف شیڈز میں رنگ گئے ہیں۔ ایکسٹریم کھیلوں کے شوقین افراد مرمرہ سمندر کے نیلے پانی اور گانوس پہاڑ کے دامن میں واقع جنگلات کی منفرد خوبصورتی کا نظارہ پیراشوٹ فلائٹس اور اے ٹی وی ٹورز کے ذریعے قریب سے کرسکتے ہیں۔

فلمی منظر جیسا خزاں کا راستہ جہاں ڈرون فوٹیج لی جاسکتی ہے

ترکی کے سب سے زیادہ جنگلاتی علاقے والے شہر کارابک میں خزاں کے موسم میں قدرت کے تمام رنگ یکجا ہو جاتے ہیں۔ ڈرون فوٹیج کے لیے یہ جگہ فلمی مناظر جیسا شاندار نظارہ پیش کرتی ہے۔ یونیسکو کے عالمی ورثہ کی فہرست میں شامل تاریخی شہر سفری نبولو اپنی قدرتی خوبصورتی اور جنگلاتی علاقوں کی وجہ سے ہر سال ہزاروں ملکی اور غیر ملکی سیاحوں کو خوش آمدید کہتا ہے۔ 70 فیصد جنگلات سے گھرا ہوا یہ شہر خزاں میں رنگوں کی بہار پیش کرتا ہے۔

ساکاریا مادن دیری، خزاں میں قدرتی خوبصورتی کے شوقینوں کو دلکش نظارے پیش کرتا ہے

ساکاریا کے کوکاعلی ضلع میں واقع مادن دیری، اپنے زائرین کو خزاں کی خوبصورتی دریافت کرنے کا موقع فراہم کرتا ہے۔ عثمانی دور کے آخری زمانے میں جہاں سیسہ، بوراکس، زنک اور سونا نکالا جاتا تھا، وقت گزرنے کے ساتھ ایک تفریحی مقام میں تبدیل ہوگیا اور اب خزاں کے رنگوں سے سجا ہوا ہے۔

یونیسکو عالمی ثقافتی ورثہ کی فہرست میں شامل نمرود پہاڑ کے دامن میں خزاں کے رنگوں کا نظارہ

سورج کے طلوع اور غروب کا سب سے خوبصورت منظر" کے طور پر معروف نمرود پہاڑ کے زائرین راستے میں واقع کاہتا قلعہ، سلجوق پل، اور ارسیمیا کے آثار قدیمہ کا دورہ کرتے ہیں اور قدرتی مناظر کا لطف اٹھاتے ہیں۔ زائرین نمرود پہاڑ کے دامن میں درختوں کے خزاں کے رنگوں کو بھی تصویروں میں قید کرتے ہیں۔

ترابزون گالیان وادی میں خزاں کے رنگوں میں ڈھلے قدرتی مناظر کی فضائی عکس بندی

ترابزون کے ماچکا ضلع میں موجود گالیان وادی میں خزاں کے رنگوں سے سجے قدرتی مناظر کو فضائی عکس بندی کے ذریعے دکھایا گیا ہے۔ جنگلاتی لحاظ سے مالا مال اس شہر میں خزاں کے رنگ سبز، پیلے اور بھورے میں ڈھل گئے ہیں

بدمعاشوں نے ایک شخص کو اس کی بیٹی کے سامنے چاقو مار کر ہلاک کردیا

محمد زبیر

سمستی پور ضلع کے دیہا گاؤں میں بدمعاشوں نے ایک شخص کو اس کی بیوی کے سامنے چاقو مار کر ہلاک کردیا۔ بدمعاشوں نے کل رات مقتول کے گھر کے سامنے اس واردات کو انجام دیا۔ مرنے والے کی شناخت 42 سالہ سنجے کمار سنگھ ولد کامیشور سنگھ کے طور پر کی گئی ہے۔ قاتل نوجوان کا مقتول کی بیٹی کے ساتھ معاشقہ تھا۔ رات کے اندھیرے میں اپنی گرل فرینڈ

سے ملنے آیا تھا۔ جب وہ پکڑا گیا تو اس نے اپنی گرل فرینڈ کے والد کو وار کیا اور بھاگ گیا۔ پولیس نے ملزم کو گرفتار کرلیا ہے۔ یہ واقعہ سنگھیا تھانہ علاقہ کے دیہا گاؤں میں پیش آیا متوفی پیکرا، سنگھیا میں واقع ٹریکٹر ایجنسی میں سیلز مین کے طور پر کام کرتا تھا۔ واقعہ کے بارے میں تھانہ صدر وشال کمار سنگھ نے بتایا کہ یہ معاملہ متوفی کی بیٹی کے پیار کا ہے۔ قاتل اس کی بیٹی کا بوائے فرینڈ ہے جو رات کو اپنی گرل فرینڈ سے ملنے دوست کے ساتھ اس کے گھر گیا تھا۔ جہاں اس کے آنے کی آواز نے دوسرے گھر میں سوئی ہوئی مقتول کی بیوی کو جگا دیا۔ اس نے اپنے شوہر سنجے کو جگایا۔ شوہر بیدار ہوا تو دونوں ایک ساتھ گھر سے باہر نکلے۔ اسی دوران مذکورہ نوجوان بھاگنے لگا اور سنجے نے اسے پکڑ لیا۔ پکڑے جانے کے خوف سے نوجوان نے اپنی جیب سے چاقو نکال کر سنجے کے بائیں سینے میں گھونپ دیا۔ جس سے وہ بے ہوش ہوکر زمین پر گر گیا۔ جس کی وجہ سے وہ موقع پر ہی دم توڑ گیا۔ رات ہونے کی وجہ سے لوگوں کے بیدار ہونے تک ملزم نوجوان فرار ہوگیا۔ لوگوں نے جلدی میں سنجے کو بائک پر لاد کر علاج کے لیے سی ایچ سی میں داخل کرایا۔ جہاں ڈاکٹر ڈاکٹر انصاری نے انہیں مردہ قرار دیا۔ یہاں متوفی کی بیوی کی شناخت کی بنیاد پر پولیس نے سنگھیا بازار میں واقع سبھنکر پرساد سنگھ کے گھر پر چھاپہ مار کر اس کے بیٹے گوتم کمار سنگھ کو گرفتار کرلیا۔ پولیس نے اس کے گھر سے اس کی جیکٹ بھی برآمد کی جس پر گوتم کے کہنے پر پولیس نے وہ چاقو برآمد کرنا شروع کیا جس سے سنجے کو اس کے ایک دوست نے قتل کیا تھا۔ جس کے لیے پولیس کئی مقامات پر چھاپے مار رہی ہے۔ قتل کا ملزم پیزا کا دکاندار بتایا گیا ہے۔ متوفی کی لاش کو پوسٹ مارٹم کے لیے سمستی پور صدر اسپتال بھیج دیا گیا ہے۔ تھانہ صدر نے بتایا کہ متوفی سنجے کمار سنگھ کی بیوی شوبھا دیوی کے بیان کی بنیاد پر مقدمہ درج کیا گیا ہے۔ جس میں سنگھیا کے شوبھنکر پرساد سنگھ کے بیٹے گوتم کمار سنگھ اور دیگر نامعلوم افراد کو واقعہ کی وجہ عشقیہ بتاتے ہوئے الزام لگایا گیا ہے۔

ڈاکٹر جیوتی سلطانیہ گوینکا کالج شعبہ اقتصادیات میں بطور اسسٹنٹ پروفیسر بحال ہوئیں!

مبارکباد دینے والوں کا سلسلہ جاری!

ڈاکٹر جیوتی سلطانیہ نے شری رادھا کرشنا گوئنکا کالج، سیتامڑھی میں اقتصادیات کے مضمون میں اسسٹنٹ پروفیسر کے طور پر تعاون کیا۔ اس سے قبل ڈاکٹر جیوتی کو بہار اسٹیٹ یونیورسٹی سروس کمیشن پٹنہ کے ذریعہ اقتصادیات میں اسسٹنٹ پروفیسر کے لیے منتخب کیا گیا تھا اور بی آر اے بہار یونیورسٹی، مظفر پور کو الاٹ کیا گیا تھا۔ شعبہ اقتصادیات میں اسسٹنٹ پروفیسر کم ہیڈ آف ڈپارٹمنٹ کے طور پر ڈاکٹر جیوتی کے تعاون کے بعد ان کے شوہر اور ریڈ کراس کے سکریٹری اور سماجی کارکن راجیش کمار سندرکا نے کہا کہ ان کی شادی کے وقت سے ہی پروفیسر بننا ان کا خواب تھا، جس کے لیے ڈاکٹر جیوتی نے بہت محنت کی اور تمام خیر خواہوں کی محبت اور خدا کے فضل سے خواب پورا ہوا۔ اپنا حصہ ڈالنے کے بعد ڈاکٹر سلطانیہ نے کہا کہ وہ اپنی ذمہ داریوں کو بخوبی نبھانے کی کوشش کریں گی اور طلباء سے اپیل کی کہ وہ کالج میں باقاعدگی سے تعلیم حاصل کرنے آئیں۔ ڈاکٹر جیوتی نے بہار کے بہترین کالجوں میں سے ایک پٹنہ ویمنس کالج سے بی اے، پٹنہ یونیورسٹی سے ایم اے، یو جی سی اور بی آر اے سے این ای ٹی، اور بہار یونیورسٹی مظفر پور سے پی ایچ ڈی کی ڈگریاں حاصل کی ہیں۔ اس سے پہلے، ڈاکٹر سلطانیہ نے سرکاری ملکیت والے جاگیشور ہائیر سیکنڈری اسکول، بھوتہی میں ایک سال تک 10+2 اسکول ٹیچر کے طور پر کام کیا تھا۔

سمستی پور میں جیل سے ضمانت پر رہا ہونے والے شخص کو مقتول کے لواحقین نے رسی سے باندھ کر بری طرح سے پیٹا

محمد زبیر

سمستی پور ضلع کے سنگھیا تھانہ علاقے میں ایک چونکا دینے والے واقعے نے پورے علاقے میں سنسنی مچادی ہے۔ قتل کے مقدمہ میں جیل سے ضمانت پر رہا ہونے والے شخص کو مقتول کے لواحقین نے حملہ کر کے رسی سے باندھ کر بری طرح زدوکوب کیا۔ اس دوران اپنی بیوی اور بیٹی کو بچانے کی کوششیں بھی مہنگی پڑیں کیونکہ مشتعل لوگوں نے انہیں بے دردی سے مارا پیٹا۔ یہ واقعہ جمعہ کی شام پیرا چوک میں پیش آیا جہاں امرجیت مکھیا کے قتل کے الزام میں جیل سے رہا ہونے والے ساجن مکھیا پر حملہ کیا گیا۔ واقعہ کے تناظر میں بتایا گیا کہ ایک سال قبل 31 دسمبر 2024 کی رات امرجیت مکھیا کو چاقو مار کر قتل کردیا گیا تھا۔ اس معاملے میں پولیس نے ساجن مکھیا اور اس کے دوست رادھے مکھیا کو گرفتار کیا تھا۔ دوران تفتیش ملزم نے قتل کی وجہ رقم کا تنازعہ بتایا۔ ضمانت پر باہر آنے کے بعد جمعہ کو ساجن مکھیا پر متوفی امرجیت کے گھر والوں نے حملہ کیا۔ وہ اسے سڑک سے گھسیٹ کر گھر لے گئے اور رسی سے باندھ دیا۔ ساجن کی بیوی اور بیٹی نے اسے بچانے کی کوشش کی لیکن وہ بھی آدھی دم توڑ چکی تھیں اطلاع ملنے پر پولیس نے موقع پر پہنچ کر ساجن مکھیا کو بچالیا اور زخمی ساجن، اس کی بیوی اور بیٹی کو علاج کے لیے ہسپتال پہنچا دیا۔ تھانہ انچارج وشال کمار سنگھ نے بتایا کہ امرجیت مکھیا کے اہل خانہ ساجن مکھیا پر واجب الادا رقم کا مطالبہ کررہے تھے۔ اس بات پر جھگڑا ہوا اور یہ واقعہ پیش آیا۔ ساجن مکھیا نے پولیس میں درخواست دائر کرتے ہوئے اپنے اور اپنے اہل خانہ کی حفاظت کا مطالبہ کیا ہے۔ ساتھ ہی پولیس نے اس معاملے میں تحقیقات شروع کردی ہے اور کہا ہے کہ ملوث افراد کے خلاف کارروائی کی جائے گی۔

خنزیر کا گوشت کھانے کی ممانعت اور ختنہ کے طبی فوائد کے عنوان پر ڈاکٹر محامد عبدالحئی کا لکچر پیش

پٹنہ: خنزیر کا گوشت کھانے کی ممانعت اور ختنہ کے طبی فوائد۔ ایک اسلامی نظریہ کے عنوان پر سرجن ڈاکٹر محامد عبدالحئی نے آج نسیمہ ہاؤس، گاندھی میدان میں اپنے معلوماتی اور پرمغز لکچر میں کہا کہ بہت سی سائنسی تحقیقات نے خنزیر کے گوشت کا بہت سی خطرناک بیماریوں میں براہ راست تعلق کا پتہ لگایا ہے۔ خنزیر کے گوشت کو کھانے والے کے پیٹ میں بہت سے نقصاندہ کیڑے پیدا ہوجاتے ہیں۔ مثلاً راؤنڈ وارم، پن وارم، ہک وارم۔ دو بہت ہی بڑے اور خطرناک انفیکشن کا تعلق خنزیر کے گوشت کے استعمال سے ہے۔ ان میں سے ایک ٹینیاسس ہے جو ٹینیا سولیم کی وجہ سے ہوتا ہے اور دوسرا ٹرکینلاسس ہے جو ٹرائیچیلا اسپائرل کے سبب ہوتا ہے۔ ٹینیا سولیم ایک بہت ہی خطرناک ترین کیڑا ہے۔ اس کی پیدائش اور افزائش آنتوں میں ہوتی ہے، یہ بہت ہی لمبا ہوتا ہے اس کے انڈے خون میں شامل ہوجاتے ہیں اور تقریباً جسم کے تمام اعضاء کے اندر پہونچ جاتے ہیں۔ یہ خون کے ساتھ دماغ میں بھی داخل ہوجاتا ہے۔ جو یادداشت کے ختم ہونے کا بھی سبب بن سکتا ہے، اگر یہ دل کے اندر پہونچ گیا تو ہارٹ اٹیک کا سبب بن سکتا ہے، اگر آنکھوں میں چلا گیا تو آنکھوں کو خراب کردے گا۔ اگر جگر میں پہنچ جائے تو جگر کا فنکشن خراب کردیتا ہے۔ یہ اتنا خطرناک ہے کہ جسم کے جس حصے میں پہونچ جائے گا اس حصہ کو تباہ کردے گا۔ خنزیر کے گوشت میں اعصاب کو بنانے کی بہت ہی معمولی صلاحیت ہوتی ہے۔ اس کے اندر

چربی کی بھرمار ہوتی ہے۔ یہ چربی خون کی نالیوں میں جمع ہوجاتی ہے اور ہائپرٹینشن اور ہارٹ اٹیک کا سبب بنتی ہے۔ بہت سی دیگر بیماریاں بھی ہیں جن کا بالواسطہ تعلق خنزیر کے گوشت کے استعمال سے ہے۔ جن میں سے بعض مہلک بھی ثابت ہوسکتی ہیں۔ انہیں میں سے ایک وبائی بیماری ہے جس کو سوائین فلو کے نام سے جانا جاتا ہے، اس بیماری کا تعلق بھی خنزیر کے گوشت سے ہے کیونکہ یہ بیماری ان لوگوں میں پھیلتے ہیں جو خنزیر کے ساتھ رابطہ میں رہتے ہیں۔ خود وہ خنزیر پالتے ہیں یا خنزیر کی تجارت کرنے والے یا خنزیر کا گوشت بیچنے والے۔ مختلف احادیث میں یہ کہا گیا ہے کہ خنزیر ایک دن پوری انسانیت کیلئے خطرہ ہوجائینگے اور خنزیر کو مارنا ہی اس خطرے سے نکلنے کا واحد راستہ بچے گا۔ ڈاکٹر محامد نے ختنہ سے متعلق اپنے لکچر میں کہا کہ ختنہ دنیا بھر میں سب سے زیادہ کیا جانے والا طبی عمل ہے۔ پوری دنیا میں تقریباً 37 سے 39 فیصد مرد کا ختنہ ہوا ہے۔ پوری دنیا میں جتنے بھی مذاہب یا تہذیبی وثقافتی گروہ ہیں۔ ان میں سے آدھے سے زائد میں ختنہ کا رواج پایا جاتا ہے۔ ڈبلیو ایچ او کے اندازے کے مطابق 2007 میں پندرہ سال سے زائد عمر چھیاسٹھ کروڑ پینتالیس لاکھ مرد ختنہ والے پائے گئے جو کہ پوری دنیا میں اس عمر کے مردوں - کا 30.33% ہوتا ہے۔ جن میں سے تقریباً 70% مسلمان تھے۔ ختنہ اسلامی دنیا میں سب سے زیادہ رائج چیزوں میں سے ہے۔ اسی طرح سے اسرائیل، جنوبی کوریا، ریاست ہائے متحدہ امریکہ، جنوب

مشرقی ایشیا کے بیشتر حصوں اور افریقہ میں بھی عمومی طور پر مردوں میں ختنہ کا رواج ہے۔ انہوں نے آگے بتایا کہ ختنہ کا مطلب ہے انسان کے آلہ تناسل کے اوپری چمڑے کو کاٹ کر ہٹا دینا۔ ختنہ شریعت کا احکام و شعائر اسلام میں سے ہے۔ اور تمام مسلمان اس کو شریعت کا حکم اور اللہ اور اس کے رسول کی ہدایت سمجھ کر آج تک کرتے چلے آرہے ہیں۔ آج جدید سائنس نے بھی ختنے کے سلسلے میں تحقیق وریسرچ کئے ہیں اور اس نتیجہ پر پہنچا ہے کہ ختنہ کے بہت سے جسمانی وطبی فوائد ہیں۔ یہ اللہ تعالیٰ کی ایک بڑی نعمت ہے جو اس نے ہم مسلمانوں کو عطا کی ہے۔ اسلام کے دور اول سے ہی یہ مسلمانوں کی خاص پہچان اور مذہبی شناخت کے طور پر رائج ہے۔ ڈاکٹر محامد نے مزید کہا کہ ختنہ کی مذہبی اور شرعی حیثیت سے قطع نظر طبی نقطہ نظر سے بھی اس کے بہت فائدے ہیں۔ جدید میڈیکل سائنس نے یہ ثابت کیا ہے کہ ختنے میں صحت کے تعلق سے بہت سے فوائد ہیں۔ آلہ تناسل کو متعدد انفیکشن سے محفوظ رکھتا ہے، آلہ تناسل کے اوپری چمڑے کی موجودگی میں پیشاب کے بعد عام طور پر آلہ تناسل کی مکمل صفائی نہیں ہو پاتی، پیشاب کے قطرات اور گندگی وغیرہ اس میں جمی رہ جاتی ہے جو متعدد طرح کے انفیکشن کی وجہ بنتی ہے۔ ختنہ کے نتیجہ میں جب اوپری چمڑا ہٹا دیا جاتا ہے تو پیشاب کے قطرات یا گندگی کے جمے رہنے کا خدشہ ختم ہو جاتا ہے۔ جلد کی اچھی طرح صفائی ہوجاتی ہے اور انسان انفیکشن سے محفوظ رہتا ہے اسی لئے موجودہ دور میں دوسرے مذاہب کے بھی بہت سے لوگ حفظان صحت کیلئے ختنہ کروانے لگے ہیں۔

Gulab Jewellers
Gulab Tower Bakerganj,Patna-800 004

गुलाब ज्वेलर्स
گلاب جوئیلرس

Tejaswi Kr. Kr.Sarraf
Mob:-7870075608

ONLY 22 CT BIS 91.6 (100% हॉलमार्क गहना) ہول مارک زیورات

गुलाब टॉवर,बाकरगंज,पटना-800004
E-Mail:gulabjewellers157@gmail.com

Deals in Gold,Silver,Daimond,Platinum,Hallmark18ct.&22ct Jewellery

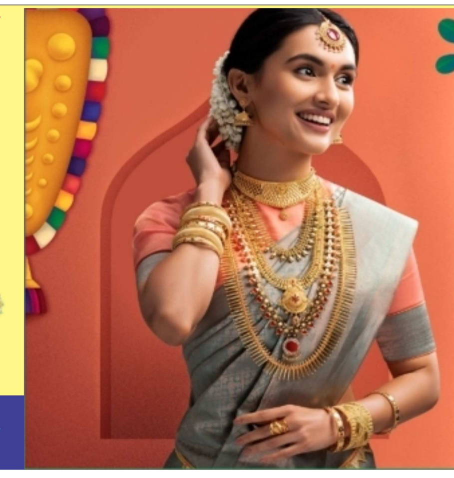

HANZALA TOUR & TRAVEL PVT. LTD.
حنظلہ ٹور اینڈ ٹریول پرائیویٹ لیمیٹیڈ

H.O. : 9/A, Lower Ground Floor, Fazal Imam Complex, Fraser Road, Patna 1
Toll Free : 1800-1211-786 Mob. : 9576786786
Email : hanzalaheadoffice@gmail.com | Website : www.hanzalatt.com.in
A Complete HAJJ UMRAH & ZEYARAT Package Solution

21 JAN & 5feb, 2025	18 FEB, 2025	31 MARCH, 2025	28 FEB, 2025
40 Times Prayers in Madinah	SHABAN RAMZAN	21DAY'S Ramadan	Full Month Ramadan
₹ 1,09,999/-	₹ 1,39,999/-	₹ 1,59,999/-	₹ 1,89,999/-
SAUDI AIRLINES Patna To Patna	SAUDI AIRLINES Patna To Patna	SAUDI AIRLINES Patna To Patna	SAUDI AIRLINES Direct Flight

HOTEL in MAKKAH (within 300-350 Mtr.) REHAB AL TAQWA OR SIMILOR

RAMZAN-2025 BOOKING GOING ON

Hotel in MADINA (within 50-100 Mtr.) ZOHRA GROUP

9507577786, 9507777786, 9507877786

We Regard Pilgrim as MEHMAAN-E-HARMAIN SHARIFAIN

DHAKA/E.CHAMPARAN	NAWADA	KISHANGUNJ	JAMUI	SAHARSA	SIWAN	SILAO,NALANDA
9097001221	8700152814	8809175786	9507052786	9471256814	9973250972	9570625268
MD. TABREZ	ARSHI	SYED AHMED KABIR	AFTAB MALLICK	RAHMAT HUSSAIN	PURNAM SIWANI	FAIZAN ALAM
ARARIA	**BIHAR SHARIF**	**MOTIHARI**	**HARCHANDA**	**MUZAFFARPUR**	**MUBARAKPUR**	**GOPALGANJ**
9852382797	9798606457	9576078605	9576078610	8757115859	7033041817	8294797194
QARI NEYAZ	AFAQUE AHMAD	SHAHNAWAZ	HAJI NURUL HUSSAIN	ANWAR SHOIB	QARI NAZIR	KHURSHID

ZAM ZAM
زم زم
حج عمرہ ٹور اینڈ ٹریول
Hajj Umrah Tour & Travel

Main Khagaul Road, Opp सेन्ट्रल बैंक ऑफ़ इंडिया Central Bank of India, Minhaj Nagar, Phulwari Sharif, Patna- 801505

18 NOV 2024	22 DEC 2024	25 JAN 2025	02 MAR 2025
95,999/-	95,999/-	95,999/-	1,60000/- Full 30 Day Ramdan
DELHI TO DELHI	DELHI TO DELHI	DELHI TO DELHI	DELHI TO DELHI

Ramdan Booking Start 2025

LAST 20 DAY RAMDAN
13 MAR 2025
DELHI TO DELHI (1,50,000/-)
PATNA TO PATNA (1,60,000/-)

SAUDI AIRLINES/AIR INDIA

Makkah Hotel Within 300-350 Mtr
Package Includes
Accommodation, Visa, Ticket, Laundary, Zamzam, Badar Zeyarat, Transportation, Food, Tour Assistance
Madina Hotel Within 100-150 Mtr

9334735020, 9334369891, 9308841431, 9572959246

PATNA TO PATNA 1,05,000/-

CONTACT PERSON OTHER DISTRICT

NEW DELHI	ASANSOL (W.B)	RAJA BAZAR PATNA	BUXAR	CHAPRA	SIWAN	MUZAFFARPUR	DARBHANGA	BIHAR SARIF	BHAGALPUR	ALAMGANJ PATNA
Gulam Rasul 9015524877	Mufti Sohail Ansari 8868894411	Sajjad Khan 930816263	Md. Afzal Ansari 9110991456	Md. Sabir Hussain 9308841431 8409715125	Ahmad Reza 9308170977	Md. Rizwan 7004957236 9199684786	Sajid Qaiser 9122167786	Md. Chand 8210695856	Kamil Khan 9631923254	Md. Rizwan 8292847945 Md. Ashraf- 8228826640

دیارے حرم
حج عمرہ ٹورس پرائیویٹ لمیٹڈ
DAYARE HARAM
HAJJ UMRAH TOURS PVT LTD
AIHUTOA · ISO · IATA
عمرہ

17 DAY UMRAH TOUR 2025
Premimum Semi-Delux Package
DEP: 17 Jan. 2025 / RET: 02 Feb. 2025

Direct Flight DEL JED DEL
By Saudi Airlines
SV 759 17 JAN DEL JED 2005 2350 / 2PC
SV 756 02 FEB JED DEL 0215 0945 / 2PC

5 & 4 Sharing Room	Rs. 88,999/-
3 Sharing Room	Rs. 98,999/-
2 Sharing Room	Rs. 1,08,999/-

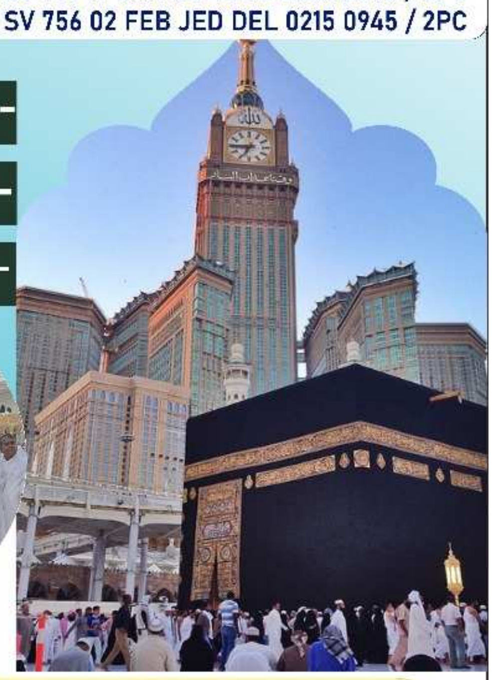

Package Includes:
Return Air Ticket |
Umrah Visa with Insurance |
Best of Accommodation
Indian Meals 3 Time |
Air-conditioned Transportation |
Local Ziyarats in Makkah & Madinah |
5 Liters Zam Zam |
2 Time Laundry | Gifted Umrah Kit |
Exprienced Tour Guide

Abdur Razaque
(11 years experiance)
+91-9555659996

Document Required
* Valid Passport 6 Months
* Pan Card
* 2 Pc Photo (with White Background)
* Final Vaccination Certificate

HOTEL DETAIL
MAKKAH: Shams Al Zahbi Hotel Hotel / SIMILAR
(10 Nights 3 STAR-350 Mtr.)
MADINAH: Sebal Plus HOTEL / SIMILAR
(6 Nights 3 STAR-200 Mtr.)

DAYARE HARAM
HAJJ UMRAH TOURS PVT. LTD.
1st Floor, Shop No- 5 & 6, M.H. Market
Karamganj Road, Near Shiksha Bhawan
Laheriasarai, Darbhanga, Bihar - 846001
Mob- +91 9031310178, Tel- 06272-351228

Web : www.dayareharam.com
Email : info@dayareharam.com

HAFEEZ TOUR AND TRAVEL
حفیظ ٹور اینڈ ٹریول
A/16 ADISON ARCADE, FRASER ROAD, OPP. DOOR DARSHAN, PATNA-1

23 Dec 2024	11 Feb 2025
97,900/-	97,900/-
SAUDI AIRLINES	SAUDI AIRLINES
DELHI TO DELHI	DELHI TO DELHI

Makkah Hotel
Within 350-400 Mtr
DAR AL KHALIL
AL RUSHAD

Package Includes
Accommodation, Visa,Ticket,Laundary, Zamzam, Badar Zeyarat, Transportation,Food,Tour Assistance

Madina Hotel
Within 100-150 Mtr.
REYAZ
AL ZAHRA

9386899468 / 7903121049 /9835009701

عمرہ کا موقع ۳ ہر گروپ کو
حسب ضرورت عمرہ پیکج بھی دستیاب ہے۔
ZAMZAM
PATNA TO PATNA 1,09,990/-
SIDE BAG
CHAPPAL BAG

عمدہ زیورات کے لئے ڈائمنڈ، گولڈ، سیلور کے لئے تشریف لائیں
7707003434
Alankar Jewellers & CO
Deals in: Dimond. Gold & Silver Jewellery
AshokRajpath,Muradpur.Patna.800004

روزنامہ دہلی سہارا ایکسپریس
SAHARA EXPRESS,DELHI

کیا ایران کے لیے غزہ اور لبنان کے علاوہ شام میں بھی حالات مشکل ہو گئے ہیں؟

شام کے دوسرے سب سے بڑے شہر حلب پر صدر بشارالاسد کے مخالف مسلح ملیشیا کے تیزی کے ساتھ کیے جانے والے حملوں کے بعد یہ شہر شامی حکمران کی فوج کے ہاتھوں سے نکل گیا ہے۔شام کی فوج نے تسلیم کیا ہے کہ باغی حلب کے 'بڑے حصوں' میں داخل ہوگئے ہیں۔یہ عسکریت پسند بنیادی طور پر تحریر الشام (ایک اسلامی گروپ) اور دیگر ہم آہنگ جہادی گروپوں کے رکن ہیں اور یہ 72 گھنٹوں سے بھی کم وقت میں اس شہر پر کنٹرول حاصل کرنے میں کامیاب ہو گئے ہیں۔یاد رہے کہ آٹھ سال قبل جب شامی فوج نے حلب پر قبضہ کیا تھا تو یہاں کے شہریوں نے بشارالاسد کی فوج کی حمایت کی تھی۔قاسم سلیمانی کی سربراہی میں ایران نے روسی فضائیہ اور شیعہ ملیشیا کی مدد سے اس پر دوبارہ قبضہ کرنے کے لیے کئی مہینوں تک لڑائی جاری رکھی۔2016 میں حلب پر دوبارہ قبضے نے شام کی 13 سالہ خانہ جنگی میں بشارالاسد کی پوزیشن کو مستحکم کرنے میں اہم کردار ادا کیا۔اب یوکرین کی جنگ پر توجہ مرکوز ہونے کی وجہ سے روسی فضائیہ شام کو پہلے جیسی فضائی مدد نہیں فراہم کر پا رہی اور گذشتہ مہینوں میں اسرائیلی حملوں کی وجہ سے پاسداران انقلاب اور حزب اللہ کمزور ہوچکی ہیں اور شامی فوج کے لیے شہر اور آس پاس کے علاقوں میں اپنا دفاع کرنا مشکل ہو گیا ہے۔مشرق وسطیٰ میں تنازعات سے بھرے چودہ مہینوں کے بعد اسلامی جمہوریہ ایران اور اس کی پراکسیوں کے لیے غزہ کی پٹی اور جنوبی لبنان کے علاوہ شام میں بھی حالات اب مشکل ہو گئے ہیں۔2016 میں استنبول میں اور حلب پر دوبارہ قبضے کے بعد ایران مخالف مظاہرے حلب پر دوبارہ قبضہ روسی فضائیہ، حزب اللہ اور قاسم سلیمانی کی کمان کے بغیر ممکن نہ تھا 16 دسمبر 2016 کو اسلامی جمہوریہ ایران کی جانب سے شام کے صدر بشارالاسد کی حمایت کے خلاف اسلام پسندوں کے ایک گروپ نے نماز جمعہ کے بعد استنبول میں ایرانی قونصلیٹ جنرل کی طرف مارچ کیا۔پولیس نے ان مظاہرین کو رکاوٹیں کھڑی کر کے ایرانی قونصل خانے کے قریب جانے سے روکا لیکن صحافیوں کے کیمروں نے ان مظاہرین کی پلے کارڈز کی ساتھ تصویر کھینچ لی جس پر ایران مخالف نعرے درج تھے۔ان دنوں بشارالاسد کی مخالف مسلح اپوزیشن نے کئی مہینوں کی لڑائی کے بعد حلب میں شکست تسلیم کر لی تھی اور شامی فوج نے چار سال بعد شہر پر مکمل قبضہ کر لیا تھا۔حلب پر دوبارہ قبضہ روسی فضائیہ، پاسداران انقلاب، لبنان کی حزب اللہ اور قاسم سلیمانی کی کمان میں ایران کی حمایت یافتہ دیگر ملیشیاؤں کے بغیر ممکن نہیں تھا۔'ایران کو دھچکا': شام کے شہر حلب پر قبضہ کرنے والا عسکریت پسند گروہ جو ماضی میں القاعدہ کا اتحادی تھا اسی دن جب میں ترکی میں اسلام پسندوں کے احتجاج کی رپورٹنگ کے لیے استنبول میں ایرانی قونصلیٹ جنرل جا رہا تھا تو لمبی سفید داڑھی والے ڈرائیور نے مجھے کہا 'ہم نے تم ایرانیوں کا کیا بگاڑا؟' قاسم سلیمانی کی تصویر حلب کے ان علاقوں میں دیکھی جا سکتی ہے جو اپوزیشن کے کنٹرول میں آچکے ہیں شام کی خانہ جنگی کے باعث انقرہ اور تہران کے درمیان تعلقات 2015 اور 2016 میں کشیدہ تھے۔شام کی خانہ جنگی میں دوسرے ملکوں نے بھی حصہ ڈالا لیکن دشمنی کی آگ ایران اور ترکی کے درمیان بھڑک اٹھی تھی۔2016 کی ناکام بغاوت اور اردوغان کے لیے ایران کی حمایت نے دوطرفہ تعلقات کو اس طرح بہتر بنانے میں مدد کی کہ بغاوت کے بعد ایرانی وزیر خارجہ جواد ظریف کے انقرہ کے پہلے دورے کے دوران ان کے ہم منصب مولود چاوش اوغلو نے انھیں 'میرا بھائی جواد' کہہ کر پکارا۔لیکن جس وقت انقرہ، تہران اور ماسکو کے ساتھ اپنے تعلقات میں تناؤ کو کم کر رہا تھا، شام میں ان کے بیچ مقابلہ جاری رہا۔ان برسوں میں ایران اقوامِ متحدہ کی سلامتی کونسل کے پانچ مستقل ممبران اور دنیا کی بڑی عالمی طاقتوں (امریکہ، چین، فرانس، روس، برطانیہ اور جرمنی) کے ساتھ جوہری معاہدہ کرنے میں کامیاب رہا اور عراق، شام، لبنان اور یمن میں اپنی موجودگی کو بڑھاتے ہوئے علاقائی سطح پر اپنا اثر و رسوخ بھی بڑھا لیا۔

خود کو برتنے کا ہُنر

مفتی محمد ثناء الہدیٰ قاسمی نائب ناظم امارت شرعیہ بہار اڈیشہ و جھارکھنڈ

شخصیت کی تشکیل اور ارتقاء کے (پرسنالٹی ڈولپمنٹ) کے کام نے ان دنوں ایک فن کی شکل اختیار کر لی ہے، باضابطہ اس کے لیے کیمپ لگائے جاتے ہیں، محاضرات ہوتے ہیں، اور بڑی بڑی رقمیں اس پر خرچ کی جاتی ہیں، شرکاء کو بتایا جاتا ہے کہ اپنی شخصیت کی تشکیل، ارتقاء اور مارکیٹنگ کے لیے کیا کچھ کرنا ضروری ہے، بہت لوگ اس فن سے واقفیت کے بعد بڑے بڑے کام کرنے اور اپنی شخصیت منوانے میں کامیاب ہو جاتے ہیں۔

اس سلسلے میں بنیادی بات یہ ہے کہ جب آپ کسی کے سامنے پیش ہوں، موقع سمینار، سمپوزیم، جلسے جلوس یا انٹرویو کا ہو تو اپنے خیالات مجتمع کر لیں، شخصیت کو سب سے زیادہ نقصان انتشار ذہنی، عجلت پسندی اور بے سوچے سمجھے اپنی بات رکھنے سے پہونچتا ہے، آپ کہیں انٹرویو کے لیے جا رہے ہیں، کسی سمینار اور سمپوزیم میں آپ کی شرکت ہونی ہے، تو وہاں کے حالات اور انٹرویو لینے کی ذہنیت کا پتہ چلا لینا کامیابی کا پہلا زینہ ہوتا ہے، جس کمپنی میں آپ جا رہے ہیں وہاں کے مالکان کی ذہنیت اور ماحول سے واقفیت بھی آپ کے لیے انتہائی ضروری ہے، ماحول کا مطلب یہ ہے کہ وہاں کا اندرونی ماحول مشرقی تہذیب سے متاثر ہے یا مغرب کی بے راہ روی کا بول بالا ہے، جسے آج کی اصطلاح میں "کھلا پن" سے تعبیر کیا جاتا ہے، جو سوالات کیے جائیں اس کے جواب میں عجلت سے کام نہ لیں، سوال کرنے والے کی نفسیات کی تسکین کے لیے اسے بہتر سوال قرار دے کر سوچنے کا تھوڑا وقت آپ کو مل سکتا ہے، آپ کسی ایسے جملے کا بھی استعمال کر سکتے ہیں جو ذو معنی اور مجمل ہوں، اس جملے کی تہہ تک انٹرویو لینے والا جب تک پہونچے، آپ اس کو صحیح جواب دینے کی پوزیشن میں ہو جائیں، آپ سوال کرنے والے سے تھوڑا وقت غور و فکر کے لیے بھی مانگ سکتے ہیں، لیکن کبھی اس کا اثر الٹا ہو جاتا ہے، اس لیے بہت سوچ سمجھ کر اس جملے کا استعمال کریں۔

ممکن ہے سوال کرنے والے نے جو بات پوچھی ہے وہ آپ کے نظریہ کے خلاف ہے، ایسے میں اگر سیدھے سیدھے آپ نے اپنا نظریہ بیان کرنا شروع کر دیا تو انٹرویو لینے والے کی انا کو ٹھیس پہونچ سکتی ہے، انا کو ٹھیس پہونچنے کا مطلب آپ کی ناکامی ہے، کیوں کہ ہر انٹرویو لینے والا اپنے کو بڑا سمجھتا ہے، بعض بعض میں بڑے پن کا یہ احساس اتنا شدید ہوتا ہے کہ وہ اپنے کو "عقل کل" کا مالک سمجھنے لگتا ہے، ایسے میں ضروری ہے کہ آپ اپنا نظریہ اس انداز میں رکھیں کہ بلا واسطہ اس کی سوچ پر حملہ نہ ہو، آپ یہ کہہ سکتے ہیں کہ میں اس بات کو الگ انداز میں دیکھتا ہوں اور آپ اجازت دیں تو میں اپنے نظریات کو آپ سے شئیر کر سکتا ہوں، گفتگو میں یہ بھی ملحوظ رہے کہ آپ "باتونی" بن کر سامنے نہ آئیں، بہت بولنا بھی آپ کی شخصیت کو کمزور کرتا ہے، بولنے میں سامنے والے کی عزت و احترام کا خیال بھی بہت ضروری ہے، بدزبانی بدکلامی، گالی گلوج کسی شریف آدمی کا کام نہیں ہے، بولنے کے مقابل خاموشی زیادہ مناسب ہے، خاموشی بھی کبھی کبھی وجہ قتل بن جاتی ہے، اس لیے اعتدال و توازن ہی بہتر ہے، نہ زیادہ بولیے اور نہ بالکل چپ رہیے، حدیث میں "خیر الامور اوسطہا" کہا گیا ہے۔

ایک بنیادی بات یہ بھی ہے کہ ناکامی کا خوف دل سے نکال دیجئے آپ کی کامیابی اسی وقت طے ہو جاتی ہے جب آپ کے ذہن و دماغ سے ناکامی کا خوف نکل جاتا ہے، یہ خوف آپ کو پژمردہ، بے حوصلہ اور جوش و جذبہ سے عاری کر کے چھوڑ دیتا ہے، اسلئے ناکامی کے خوف کی نفسیات سے باہر آیئے اور خوب اچھی طرح جان لیجئے کہ ناکامی کا مطلب ہے کہ کامیابی کے لیے کوشش صحیح ڈھنگ سے نہیں کی گئی، آپ کے اندر حوصلہ کی آگ ہونی چاہیے، کچھ کر گزرنے کا جنون ہونا چاہیے، یہ جنون آپ کو کامیابی تک پہونچا کر دم لے گا، ہو سکتا ہے اس میں کئی ماہ و سال لگ جائیں، ذہن میں یہ بات بھی رکھنی چاہیے کہ خواہشوں کی تکمیل فوراً ہو جائے ضروری نہیں، جلد خواہشات پورے کرنے کی لگن بھی کبھی ناکامی اور ہزیمت کا سبب بن جاتا ہے، ایک پودے کو تناور درخت بننے اور بیج سے انکوڑے نکلنے کے لیے جو وقت درکار ہے اس کو کسی اور طریقے سے آپ بدل نہیں سکتے، پرائمری سے ایم اے تک پہونچنے کے لیے آپ کی خواہش کے ساتھ ماہ و سال کو بھی دخل ہے، اس کو آپ روپے وغیرہ سے پارٹ نہیں سکتے، بہت سارے کام میں مال و دولت سے زیادہ وقت کی اہمیت ہوتی ہے۔

اپنا ہدف مقرر کرتے وقت اپنی پسند کا بھی خیال رکھیں، صرف گارجین کے کہنے سے کوئی ہدف مقرر نہ کریں، اس میں آپ کی دلچسپی کس قدر ہے اس کا پورا پورا خیال رکھیں، دوسروں کے مشورے اور گارجین کی رائے اگر آپ کی پسند اور دلچسپی کے خلاف ہے تو کامیابی میں رکاوٹ پیدا ہو سکتی ہے۔جب آپ اپنی پسند اور دلچسپی سے کسی کام یا مطالعہ کے لیے کسی موضوع کا انتخاب کریں گے تو آپ پُرجوش ہوں گے اور آپ کا پرجوش ہونا ہدف تک پہونچنے میں معاون ہوگا، نپولین بونا پارٹ کا قول ہے کہ ناممکن کچھ نہیں ہے، ہر کام ممکن ہے، ایسا ہو سکتا ہے کامیابی تک پہونچتے پہونچتے بہت سارے خد و خال بدل چکے ہوں۔

آپ جو کچھ کر رہے ہیں، یا کرنا چاہتے ہیں، اس سے تمام لوگ متفق ہوں، عملی زندگی میں ایسا نہیں ہوتا، آپ سے جو بعض و عداوت رکھتا ہے یا آپ کے بارے میں اس کے دل میں نفرت بھری ہوئی ہے وہ آپ کی مخالفت کرے گا، یہ آپ کا کمال ہے کہ منطقی اور مثبت انداز میں آپ اپنی بات منوانے میں کامیاب ہو جائیں، مزاج کی نرمی، دوستانہ روابط کے ذریعہ ایسا ہو سکتا ہے، ایسے موقع سے غصہ بھی بہت آتا ہے، اس پر قابو پانا انتہائی ضروری ہے کیوں کہ لوہا جتنا گرم ہو جائے ہتھوڑا کو ٹھنڈا ہی رہنا چاہیے، ورنہ لوہے کی طرح اس کے گلنے کا عمل شروع ہو جائے گا اور وہ اپنا وجود ہی کھو بیٹھے گا۔

کبھی ایسا بھی ہو سکتا ہے کہ سامنے والے نے آپ کی عزت نفس کا خیال نہیں رکھا، ایسے میں آپ کی قوت برداشت اس قدر ہونی چاہیے کہ آپ اسے جھیل سکیں، یہ بات بھی یاد رکھیے کہ عزت و احترام کسی کے دینے سے نہیں ملتی، اللہ جسے چاہتا ہے، عزت دیتا ہے اور جسے چاہتا ہے ذلت دیتا ہے، اسباب کے درجہ میں غور کریں تو آپ کی قابلیت، صلاحیت، کام کرنے کی لگن، کچھ کر گزرنے کے جذبے سے عزت ملا کرتا ہے، جس نے آپ کو بُرا بھلا کہا اس نے اپنی ذہنیت آپ کے سامنے رکھ دی، اس سے آپ کا کچھ نہیں بگڑا، آپ نے برداشت کیا، اس سے لوگوں پر آپ کے جوہر کھُلے۔

ہدف کو پانے اور مقاصد کے حصول میں سستی اور کاہلی بڑی رکاوٹ ہے، نیند جسم کی کارکردگی کو بڑھاتا ہے، لیکن بڑا وقت سو کر گزار دینا آپ کے کام کرنے کی صلاحیت اور وقت دونوں کو برباد کرتا ہے، آپ کا جو خواب ہے اسے پورا کرنے کے لیے آپ کا جاگنا انتہائی ضروری ہے، اے پی جے عبدالکلام نے کہا تھا کہ خواب وہ نہیں ہیں، جو آپ سوئے میں دیکھتے ہیں، خواب وہ ہیں جن کو شرمندہ تعبیر کرنے کے لیے آپ راتوں کو جاگ کر گذارتے ہیں۔

ہدف کو پانے کے لیے یکسو ہو کر توجہ مرکوز کرنے کی ضرورت ہوتی ہے، یک سوئی کو نقصان پہونچانے میں تناؤ اور ٹینشن کا اہم رول ہوتا ہے، اس لیے تناؤ سے ہر حال میں بچنا ضروری ہے، کیوں کہ وہ دماغ کے اس حصہ کو متاثر کرتا ہے جسے ہم "ورکنگ میموری" کہا کرتے ہیں، ورکنگ میموری کی حیثیت سادے بورڈ کی ہوتی ہے، جب یہ تناؤ، فکرمندی، جذبات اور اس سے متعلق تصویروں سے بھر جاتا ہے تو دماغ کام کرنا بند کر دیتا ہے، آپ نے بارہا لوگوں کو کہتے سنا ہوگا کہ "میرا دماغ کام نہیں کر رہا ہے" تناؤ کی وجہ سے ہمارا ذہن سوچنے کی صلاحیت سے محروم ہو جاتا ہے، مزاج میں چڑچڑاپن جھنجھلاہٹ اور بلاوجہ غصہ آنے لگتا ہے۔ایسے میں آپ کا یکسو ہونا انتہائی ضروری ہوگا، یکسوئی سے آپ کے اندر صوفیاء کی اصطلاح میں "خلوت در انجمن" کی کیفیت پیدا ہوگی اور مجمع میں بیٹھ کر بھی آپ اپنے ہدف، منصوبے اور منزل تک پہونچنے کے اسباب و علل پر غور کر سکتے ہیں، اس کے لیے صوفیاء کے یہاں مختلف قسم کے مراقبے اور سائنسدانوں کے یہاں کسرت اور ریاضت کے آسان طریقے بتائے گئے ہیں، اس کے کرنے سے انسان تناؤ سے پاک زندگی گزارنے پر قادر ہو جاتا ہے اور اسے خیالات مجتمع کرنے کا ہنر آجاتا ہے۔

خوش رہنا بھی آپ کی ذہنی صلاحیت کو بڑھاتا ہے، یقیناً زندگی میں اتار چڑھاؤ آتے رہتے ہیں، پریشانیاں دکھ اور مصیبتیں زندگی کے ساتھ لگی ہوتی ہیں، لیکن جب آپ راضی برضاء الٰہی رہتے ہیں تو خوش رہنا آپ کے لیے مشکل نہیں ہوتا، بے اطمینانی، بے چینی اور پریشانی سے ہم اسی وقت متاثر ہوتے ہیں، جب مرضی الٰہی اور مشیت خداوندی پر آپ کا اعتماد کمزور ہوتا ہے۔

عام طور پر ایک منزل پر پہونچ کر آدمی مطمئن ہو جاتا ہے کہ ہم نے ہدف کو پا لیا، یہ اطمینان انسان کو آگے بڑھنے سے روکتا ہے، ایک ہدف کے بعد دوسرا طے کیجئے اور مسلسل آگے بڑھتے رہیے، ہدف تک پہونچنے سے قبل آپ کی زندگی مکمل ہو گئی تو بھی اس کا فائدہ آنے والی نسل کو یقیناً پہونچے گا اور آپ جہاں پر کام چھوڑ کر گیے ہیں، آنے والے کو اس کے آگے کرنا ہوگا، یہ خود اپنے میں بڑی بات ہے۔

دنیا امید پر قائم ہے، اس لیے ہمیشہ پُرامید رہیے، ہماری زندگی برف کی سل کی طرح پگھلتی رہتی ہے، لیکن اللہ رب العزت نے ہمارے ذہن و دماغ کو امید سے بھر دیا ہے، یہ امید ہمیں جینے کا حوصلہ دیتی ہے، امید ختم ہو جائے تو زندگی گزارنا دوبھر ہو جاتا ہے، اس لیے خود کو برتنے میں امید کی بڑی اہمیت ہے۔پرسکون، کامیاب، پرامید زندگی گذارنے اور اپنی صلاحیتوں کو استعمال کیجئے، منزل، ہدف اور نشانے آپ کے قدم چھوئیں گے، اور آپ کامیابی سے ہم کنار ہوں گے۔

جمعیت علمائے بہار کا چوکولیٹ گیم!!

مولانا ارشد اسعدی

تو ادھر ادھر کی نہ بات کر یہ بتا کہ قافلہ کیوں لٹا
مجھے رہزنوں سے گلہ نہیں تیری رہبری کا سوال ہے

وطن عزیز میں ملت کی نمائندہ تنظیم ''جمعیۃ علماء ہند'' اپنی تابناک ماضی کے سو سال سے زائد کا عرصہ پوری کر چکی ہے یہ تنظیم وسیع النظر اور محب وطن علماء عظام کے اخذ کردہ اصولوں پر پوری جرأت و جواں مردی کے ساتھ ایک بہتر اور روشن ضمیر کی طرف گامزن رہی ہے جمعیۃ علماء ہند مسلمانان ہند کی ایسی واحد جماعت ہے جس کے سپہ سالار انگریزوں کے خلاف سب سے پہلے اٹھ کھڑے ہوئے، ملک کے طول و عرض میں انگریزی سامراج کے خلاف رائے عامہ کو بیدار کیا۔اس کے بانیان کا آزادی سے پہلے اور آزادی کے بعد ملک کی تعمیر و تشکیل میں ناقابل فراموش کردار رہا ہے، تحریک آزادی میں ان حریت پسند علماء کا اتنا اہم رول رہا ہے کہ اگر یہ انگریزوں کی غلامی کے خلاف جنگ نہ لڑتے تو ہمیں آزادی کا سورج شاید نصیب نہ ہوتا یہی وجہ ہے کہ اس تنظیم کے منشور میں انسانیت کو مرکزیت اور بنی نوع انسان کی فلاح و بہبود کو بنیادی اہمیت حاصل ہے 19 نومبر 1919 کو ایسے وقت میں ''جمعیۃ علما ہند'' کی داغ بیل ڈالی گئی جب انگریزی استبداد اپنے آخری حدوں کو چھو رہا تھا، لوگوں میں اس اجنبی خوں خوار مخلوق اور گورے انگریزوں کے خلاف زبان کھولنے کی جرأت مفقود ہو چکی تھی، اس استبدادی قوت اور جبر و ظلم کے خلاف وقت کے بڑے بڑے دانشوران قوم کی ہمت جواب دے چکی تھی، اس پر آشوب دور میں بانیان جمعیۃ اور اس کے اکابرین نے مکمل آزادی کا نعرہ دیا تھا اس جماعت کا زاویہ نظر اور طرز فکر ملک و ملت کے باب میں ہمیشہ سے مثبت، صالح اور مفید رہا ہے، خلوص اور فراخدلی اور جرأت جواں مردی کے ساتھ جمعیۃ نے ہمیشہ سماجی اور عوامی مفاد کو فوقیت دی ہے، تاریخ کے اوراق پر جمعیۃ کے کارہائے نمایاں شہہ سرخیوں میں ثبت ہیں اور آب زر سے لکھے جانے کے قابل ہے اس کا ماضی جس طرح بے داغ اور تابناک رہا ہے، اُس طرح یہ حال کی تابندگی سے محروم ہے اس جماعت کو مولانا سید ارشد مدنی جیسے جید عالم دین، صاحب فراست، بے باک، بے خوف اور نڈر قائد کی سرپرستی و معیت حاصل ہے جبکہ دوسری گروپ میں مولانا محمود اسعد مدنی جیسے عظیم قائد کی قیادت بھی حاصل ہے ایسے وقت میں جبکہ مسلم قیادت پر بحرانی کیفیت کی دبیز چادریں پڑی ہیں وہ جرأت مندانہ صلاحیت کے ساتھ مذہب و ملت کے مسائل پر اپنا نظریہ پیش کرنے سے قاصر ہیں وہ جرأت بہادری جو خانوادہ مدنی کے رگ و خون میں پیوست تھی شاید وقت کے ساتھ کمزور ہوتی جا رہی ہے ایک زمانہ تھا جب مولانا حسین احمد مدنی نے انگیزی سامراج کے وکلاء اور ججوں کے سامنے بھی اپنی جرأت بہادری کو کمزور نہ ہونے دیا اور کفن بردوش ہو کر یہ فتویٰ جاری رکھا کہ انگریزی فوج اور حکومت میں شرکت حرام ہے اور مدنی کبھی اس بات سے سمجھوتہ نہیں کر سکتا پھر سنت یوسف اور امام احمد بن حنبل کے نقش قدم پر چلتے ہوئے جیل کے سلاخوں کو بھی اپنی قیادت اور جرأت سے فیضیاب کیا مولانا اسعد مدنی نے بھی اپنے وقت کے دیوس کانگریسی وزارتوں اور حکمرانوں کو گھٹنے ٹیکنے پر مجبور کیا اور امت کی مضبوط قیادت کی مولانا ارشد مدنی کی قیادت کو آج ملک کے تمام طبقات میں اعتبار اور وقار حاصل ہے مولانا ارشد مدنی کی قیادت میں 24 نومبر 2024 کو سرزمین پٹنہ کے گاندھی میدان میں ایک صوبائی اجلاس رکھا گیا جسکی قیادت خود مولانا مدنی کر رہے تھے صوبائی اجلاس اسلئے کہہ رہا ہوں کہ مولانا مدنی کے فرزند مولانا اظہر مدنی نے اپنے خطاب میں موسوم بھی کیا صوبائی اجلاس کے نام سے بہرکیف اس کانفرنس کے تعلق سے کافی محنتیں ہوئیں ریاست بہار کے ہر ضلع میں محنتیں کی گئیں گاندھی میدان کا ویڈیو وا کابرین جمعیت علمائے بہار کے جانب سے سوشل میڈیا پر خوب وائرل کیا گیا ہر ضلع میں عوام خواص نے خوب دلچسپی دکھائی چندے اکھٹے کئے گئے مساجد کے ائمہ اور مدارس کے علماء نے خوب محنتیں کر کے لوگوں کو متحد اور رضامند کیا پھر دن آ گئے حاضری کے ہزاروں گاڑیاں بسیں بک کر کے فرزندان اسلام نے پٹنہ کا سفر کیا لیکن پٹنہ جا کر کے مایوسی ملی جلسہ گاندھی میدان میں ہونے کے بجائے ایک ہال میں منعقد ہوا اور مسلمانوں کو سوائے دھوکہ کے اور کچھ نہ ملا جس ہال میں جلسے کا انعقاد ہوا اسکی کرسیوں کی مقدار دس ہزار کے قریب ہے جبکہ شامل ہونے والے مسلمانوں کی تعداد دس لاکھ سے زائد کی تھی مزید پریشانی یہ ہوئی کہ جس گاندھی میدان کے نام پر فرزندان توحید اکھٹا ہوئے تھے اس میں موجود افراد میں اکثر لوگوں کو یہ علم بھی نہ تھا کہ جلسہ کا انعقاد کہاں کیا گیا ہے اسی کشمکش میں سوائے مایوسی اور وقت کی بربادی کے کچھ نہ ملا اور مغموم ہو کر پٹنہ سے واپس ہونا پڑا جمعیت علمائے بہار اس تعلق سے مسلمانوں کا گنہگار ہے اور بہار کے جمعیت کے اکابرین کو مکمل معافی نامہ شائع کر کے بہار کے تمام مسلمانوں سے معافی مانگنی چاہیئے چونکہ اس جلسے سے کروڑوں کا مالی نقصان پہنچا ہزاروں علماء وائمہ نے اپنے دینی فریضے سے بمشکل وقت نکالا اور پھر پریشانی و ناامیدی کے سوا کچھ نہ ملا ہزاروں کسان اپنی کھیتی کو چھوڑ کر اکابرین کی آواز پر صف بند موجود ہوئے ہزاروں طلبہ اپنے درس و تدریس کو چھوڑ کر جمعیت کے آواز پر لبیک کہتے ہوئے شامل ہوئے پھر عام مسلمان ڈاکٹرس مسلم افسران مسلم سیاسی شخصیات سب کو شرمسار اور پریشان ہونا پڑا جس حدت اور قوت کے ساتھ مفکر اسلام مولانا ولی رحمانی رحمہ اللہ تعالی نے دین بچاؤ دیش بچاؤ کانفرنس کا انعقاد کیا تھا اور حکومت ہند کے گدی کو ہلا کر رکھ دیا تھا اسی امید اور حوصلے کے ساتھ پھر سے پٹنہ میں مسلمانوں نے جم غفیر جمعیت کیلئے اکھٹا ہو کر وقت کے ظالموں سے مقابلے کیلئے کسی بصارت اور قیادت کی انتظار میں منتظر تھی لیکن جمعیت نے بزدلی اور بے وفائی کا مظاہرہ کرتے ہوئے مسلمانوں کو ایک درد دینے کا کام کیا ہے جسے یاد رکھا جائے گا اور انتظار رہے گا اس جواں حوصلے کا جمعیت کے اس کھوئے ہوئے وقار کا اس بہادری اور قیادت کا جو کبھی جمعیت علمائے ہند کے رگ و خون میں رواں دواں تھی

مدت ہوئیں ہیں صبح تجلی کو دیکھنا
اے کاش اب طلوع ہو ایک شمس تابناک

فلسطین کی پکار

وضع میں میں ہوں بیاباں تو تمدن میں قیود
میں فلسطیں ہوں جسے دیکھ کے للچائے یہود

ظلم جو مجھ پہ ہوئے ہیں وہ ہیں لامحدود
پر میری گود میں موجود ہے مُرسل کے وجود

تم تو ظالم ہو، زمانہ بھی ہے دیرینہ جحود
میں بھی ڈرپوک نہیں ہوں، اے ظالم یہود

تم مٹادو مجھے، پر غم نہیں مجھ کو اے یہود
نہ مٹا ہے نہ مٹے گا کبھی اقصیٰ کا وجود

حقیقتِ زندگی

رحمت بشریٰ

زندگی بھی کچھ عجیب سی ہے
اس کی داستاں کچھ الگ سی ہے

بدلتے رہتے ہیں اس کے تیور
وقت کے ساتھ ساتھ
آج گردش ہے تو کل ہنسی ہے

کبھی اندھیرا ہے، کبھی روشن ہے
کبھی ٹھوکریں تو کبھی منزل پاس ہے
کبھی افسوس تو کبھی اُمید کی آس ہے

یہ گزرتی ہے ہم سمجھتے نہیں
وقت جاتی ہے جو پھر
واپس آتی نہیں

آج یہ زندگی سنہری خواب ہے
کل عذاب بن جائے
نہ معلوم کب اسکا موڑ بدل جائے

جی لو اس کے ہر لمحے کو
کہ کل پھر افسوس نہ ہو
کیا پتہ کل پھر سے دوسری صبح نہ ہو

پاکستان میں دو مختلف تصادموں میں دو فوجی اور آٹھ دہشت گرد ہلاک

پشاور، 01 دسمبر (یو این آئی) پاکستان کے صوبہ خیبر پختونخوا کے خیبر اور بنوں اضلاع میں دو الگ الگ تصادموں میں آٹھ دہشت گرد اور دو فوجی مارے گئے ہیں۔یہ اطلاع پاک فوج کی میڈیا برانچ نے اتوار کو دی۔

انٹر سروسز پبلک ریلیشنز (آئی ایس پی آر) کی جانب سے جاری بیان میں کہا گیا ہے کہ ضلع بنوں کے علاقے بکاخیل میں دہشت گردوں کی مبینہ موجودگی پر انٹیلی جنس معلومات کی بنیاد پر آپریشن شروع کیا گیا۔

ڈان اخبار کی رپورٹ کے مطابق آئی ایس پی آر نے کہا، "آپریشن کے دوران فوجیوں نے دہشت گردوں کے ٹھکانوں کو مؤثر طریقے سے نشانہ بنایا اور اس کے نتیجے میں پانچ خوارج/آئی ہلاک اور نو زخمی ہوئے۔"

بیان میں کہا گیا کہ کانسٹیبل افتخار حسین (29) بھی مارا گیا۔خیبر کے ضلع شگئی کے علاقے جنزل میں ایک الگ کارروائی میں تین دہشت گرد مارے گئے جبکہ دو کو سکیورٹی فورسز نے پکڑ لیا۔آئی ایس پی آر نے بتایا کہ فوج کی قیادت کرنے والے کیپٹن محمد زوہیب الدین (25) بھی مارے گئے۔

بیان کے مطابق دہشت گرد سکیورٹی فورسز کے ساتھ ساتھ معصوم شہریوں کے خلاف متعدد تخریبی سرگرمیوں میں ملوث تھے۔

بیان میں کہا گیا ہے کہ علاقے میں پائے جانے والے دیگر دہشت گردوں کو ختم کرنے کے لیے کارروائیاں کی جا رہی ہیں۔اس نے یہ بھی کہا کہ سکیورٹی فورسز دہشت گردی کی لعنت کو ختم کرنے کے لیے پرعزم ہیں اور "ہمارے بہادر سپاہیوں کی ایسی قربانیوں نے ہمارے عزم کو مزید مضبوط کیا ہے۔"

صدر آصف علی زرداری اور وزیر اعظم شہباز شریف نے اضلاع میں کامیاب آپریشنز پر سکیورٹی فورسز کی تعریف کی اور دو الگ الگ آپریشنز میں دہشت گردوں کے خاتمے میں ان کی بہادری کی تعریف کی۔

ایمان کی ضرورت اور اہمیت

حافظ محمد حسن مبارک کٹائی مظفر پور بہار الہند

مکرمی !

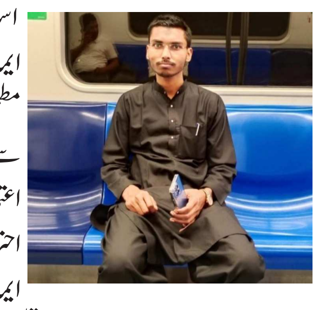

اسلامی عقیدے کا نام ایمان ہے ۔ لفظ ایمان امن سے بنا ہے جس کے معنی مطمئن اور بے خوف ہو جانا ہے ایمان سے اصل شے جو مقصود و مطلوب ہے وہ اعتماد و یقین ، اخلاص و محبت اور عقیدت و احترام کا جذبہ، لگن اور تڑپ ہے ۔ اگر ایمان عمل کی بنیاد نہ ہو تو دعویٰ ایمان ہلکا، کچا، جھوٹا اور کھوٹا ہے ۔ ایمان تصدیق قلبی ، اقرار لسانی اور عمل جوارح انسانی سے عبارت ہے ۔ دعوتِ اسلام کا اصل الاصول : اسلام کی دعوت کا روحانی ، جوہری اور مرکزی خیال ایمان ہے ۔ قرآن مجید ہر طرح سے ، ذکر سے ، برہان سے ، حکایت سے ، بلاغت سے ، خوف سے ، امید سے ، غرض یہ ہے کہ ہر مناسب ، دلنشیں اور نرم و نازک احسن پرائے میں ایمان کی دعوت ضمیر و وجدان کے سامنے پیش کرتا ہے ۔ یہی اس کی انسان سے شرط اول ہے ۔ اسلام کی تمام امیدیں انسان کے دل سے وابستہ ہیں کہ وہ ایمان سے راضی ، خوش اور مطمئن ہو جائے اور زبان سے کلمہ توحید پکار اٹھے ۔ ایمان کی اصل لذت اللہ کی ربوبیت ، اسلام کی حقانیت اور محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ ختم رسالت تسلیم کر کے راضی ہو جانے میں ہے ۔ ایمان کا گھر : انسان کے تمام اعضاء میں اس کا دل ہی ایمان کا گھر ہے ، رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا انسان کے بدن میں گوشت کا ایک لوتھڑا ہے جو اگر درست ہے تو تمام بدن درست ہے اور اگر وہ بگڑ گیا تو تمام بدن بگڑ گیا ، وہ ٹکڑا دل ہے ۔ ایمان کی ضرورت : دل اور ذہن کا ایمان کے ساتھ عقد میں بندھ جانے اور بہ رضا و رغبت سر تسلیم خم کر دینے سے ایک مستقل ، مضبوط ، صالح اور اعلی درجہ کی سیرت بنتی ہے ، اوصاف حمیدہ پیدا ہوتے ہیں ۔ نفسیات ، عقلیت اور قلبیت کی حالت بدل جاتی ہے اور عملی زندگی میں ربط ، نظم اور ترتیب کا ظہور ہوتا ہے ۔ گلشن سیاست میں حسنات کے رنگ برنگے پھول کھلنے ، مہکنے اور پتے ملنے اور جھڑنے لگتے ہیں ۔ اور ایک ایسا نظام حیات قائم ہوتا ہے جس میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے الفاظ میں زمین اپنے خزانے اگل دیتی ہے اور آسمان اپنی برکتیں برسانے لگتا ہے اور قرآن کی رو سے رزق ان کے اوپر سے بھی برسنے لگتا ہے اور نیچے سے بھی ابلنے لگتا ہے ۔ پریشانی اور خوف دور کر دیا جاتا ہے ۔ دنیا اور آخرت دونوں زندگیوں میں استحکام نصیب ہوتا ہے ۔ دین و دنیا کی صلاح و فلاح ہوتی ہے ۔ زمین پر اقتدار عطا ہوتا ہے ۔ ثواب آخرت ملتا ہے ۔ غرضیکہ کامیابی ، عزت ، شہرت ، عظمت ، راحت ، اور مسرت ایمان پر موقوف ہیں ۔ ایمان کی اہمیت : ایمان ایک ایسی ذہنی اور قلبی حالت ہے جس پر افراد کے اصلاح ، اخلاق ، تنظیم اعمال اور درستیٔ احوال کا انحصار ہے ۔ وہ مذہب ، تہذیب ، تمدن ، معاشرت ، معیشت کا جیون رس ہے ، اسلام کی طاقت کا سرچشمہ ، اس کی قوت محرقہ اور قوتِ نافذہ ہے ۔ ایمانیات پر ہی عمارتِ اسلام کی روحانی ، اخلاقی ، سماجی ، معاشی اور سیاسی دیواروں کی بنیادیں رکھی ہوئی ہیں ۔ اسلام ایک خالص انسانی تہذیب کا علمبردار ہے ۔ ایک دولتِ مشترکہ کی بنیاد صرف ایسے ایمانیات پر رکھی جا سکتی ہے جو مادی اور حسی نہ ہوں ، جن کی حیثیت محض خیالی اور علمی نہ ہو ، جب کہ جن میں افطار و اعمال پر گہرے ، وسیع ، پائیدار اور مفید اثرات مرتب کرنے کی بھرپور قوت و صلاحیت ہو اور جن کا سب انسانوں سے تعلق بھی یکساں ہو سکے ۔۔۔

مومنین صالحین کو کوئی طاغوتی طاقت شکست نہیں دے سکتی

از : ۔ پروفیسر ابوزاہد شاہ سید وحید اللہ حسینی القادری الملتانی
کامل الحدیث جامعہ نظامیہ، OsmM.Com-M.A))

پروفیسر مولانا ابوزاہد شاہ سید وحید اللہ حسینی القادری الملتانی
کامل الحدیث جامعہ نظامیہ M.A., M.Com., Ph.D (Osm)

جب سیاسی شعبدہ باز فرعون کی جانب سے اجسام کی طبعیاتی و کیمیائی خواص سے واقف اور فن سحر کے خاص خاص ماہرین کی بڑی فوج (جادوگروں کی تعداد میں مختلف اقوال آئے ہیں جیسے 900، 300،12،000،30،000 اور بعض ستر ہزار بتاتے ہیں) نے عید کے دن چاشت کے وقت کھلے میدان میں متحدہ طور پر انسانیت کو غلامی کی زنجیروں سے آزادی دلانے والے پیغمبر وقت حضرت سیدنا موسیٰؑ کو شکست دینے کا عزم بالجزم کر لیا ، اپنے سارے ساحرانہ کمالات و مہارت کا مظاہرہ کیا اور لاٹھیوں و رسیوں کو میدان میں پھینکا تو عوام الناس کو وہ زہریلے سانپ لگنے لگے جو ہوا میں لہرا رہے ہیں ، اس منظر کو مشاہدہ کرنے کے بعد بمقتضائے بشری حضرت سیدنا موسیٰؑ نے اپنے دل میں خفیف سا توحش و خوف محسوس کیا ، یا یہ ڈر و اندیشہ اس لیے تھا کہ لوگ اس ظاہری منظر کو دیکھ کر جادو کے فتنہ میں مبتلا نہ ہو جائیں اور سحر و معجزہ کا فرق ان پر ملتبس نہ ہو جائے ، تب فوراً تائید ربانی نے آکر سہارا دیا اور اللہ تعالی نے وحی کے ذریعہ حوصلہ افزائی فرماتے ہوئے کہا خوف کو اپنے قریب بھی آنے نہ دو یقیناً تم ہی تن تنہا ان سب پر غالب رہو گے ۔ دنیا کی کوئی طاقت تمہیں نیچا نہیں دکھا سکتی ۔ باطل کتنا ہی طاقتور کیوں نہ نظر آئے اور حق کتنا ہی کمزور کیوں نہ معلوم ہو ، باطل کی مجال ہی نہیں کہ وہ حق پر غالب آسکے ۔ چنانچہ خوف و ہراس سے پاک اور پورے اطمینان کے ساتھ حضرت سیدنا موسیٰؑ نے بحکم خداوندی جب اپنا عصا زمین پر پھینکا تو وہ اژدھا بن گیا اور جادوگروں کے حیلہ و فریب اور خیالی شعبدہ سے سانپ دکھائی دینے والی ہزارہا ہزار رسیوں اور لاٹھیوں کو سرعت کے ساتھ نگلنا شروع کر دیا ۔ اس کرشمہ غیبی کا مشاہدہ کرنے کے بعد فرعون ، اس کے حواریوں ، جادوگروں اور وہاں پر موجود حاضرین نے حق کے ایک ہی وار سے باطل کے غرور کو خاک میں ملتا ہوا دیکھ کر ششدر رہ گیے ، عصائے موسیٰؑ کی ہیبت سب پر طاری ہو گئی اور تمام لوگوں نے حضرت سیدنا موسیٰؑ کی سربلندی و سرخروی کا اپنی آنکھوں سے مشاہدہ کیا ۔ جس اژدھا کو دیکھ کر تمام لوگ بشمول فرعون خائف تھے حضرت سیدنا موسیٰؑ نے اس کو پکڑا پھر وہ دوبارہ اپنی جسامت میں واپس آگیا اور عصا بن گیا ۔ جب جادوگروں نے دیکھا کہ عصا موسوی ان کے تمام حبال و عصی کو نگل گیا ہے تو وہ سمجھ گیے کہ کرشمۂ موسوی جادو سے بالا و برتر کوئی حقیقت ہے اور بولے ہم ایمان لاتے ہیں ہارونؑ و موسیٰؑ کے پروردگار پر ۔ حق و باطل اور سحر و معجزہ کا فرق ظاہر ہونے پر جادوگروں نے اللہ رب تبارک و تعالی کا شکریہ ادا کرتے ہوئے سجدہ میں گر گیے ۔ جس کے فوری بعد فرعون مومنین صالحین کو دھمکیاں دینے لگا ، جزوی نسل بندی کا شکار بنانے لگا اور فانی و مجازی عذاب سے ڈرانے لگا لیکن فرعون کے اس حکم شاہی اور تہدید کا دار البقا و دار القرار کے شیدائیوں پر نہ کوئی اثر ہوا نہ ان کے پائے ثبات میں کوئی تزلزل آیا نتیجتاً ان کی غربت و تنگ دستی ، ذلت و رسوائی ، غنا و خوشحالی اور غلبہ و عزت سے تبدیل ہو گئی ۔ اس واقعہ سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ باطل کتنا ہی طاقتور کیوں نہ نظر آرہا ہو اس کی قوت محدود ہوتی ہے ، اس کے انحرافی افکار و صفات صفحہ ہستی سے مٹنا ہی ہوتا ہے ، کفر و شکر کا نظام کتنا ہی مستحکم کیوں نہ ہو اسے شکست ہونی ہی ہے ، ناکامی و نامرادی باطل قوتوں کا مقدر ہے ۔ اگر مظلوم طبقہ بڑی طاقت کے ظلم و ستم کے خلاف آواز اٹھائے گا تو اللہ تعالی کی تائید و نصرت ہمیشہ اس کے شامل حال رہے گی اور مومنین صالحین کو طاغوتی طاقتیں کبھی شکست نہیں دے سکتیں بلکہ وہ خود تباہ و برباد ہو جاتی ہیں جیسا کہ حضرت سیدنا موسیٰؑ کے مقابل آنے والا فرعون اور اس کا لشکر غرق سمندر ہو گیا ۔ لہٰذا موجودہ دور کے مسلمانوں کو قصۂ موسیٰؑ سے نصیحت حاصل کرنا چاہیے چونکہ ملک کے موجودہ حالات بالکل وہی ہیں جو حالات بنی اسرائیل کے تھے ۔ قرآن مجید میں قصہ موسی و فرعون متعدد دفعہ مذکور ہوا ہے جس کا مقصد داستان سرائی نہیں بلکہ اس کی غرض و غایت یہ ہے کہ ہر دور میں مشرکین اور متشدد و متعصب حکمرانوں کے مسلسل مظالم کا ہدف بننے والے مومنین کے قلوب و اذہان کو تازہ و شگفتہ کرنا ، ان کے یقین کو مستحکم و مضبوط بنانا ، مصائب و آلام کے کٹھن مراحل میں ان کے قدموں کو ثابت قدم رکھنا ، ان کو ہر حال میں مظفر و منصور فرمانا اور ان کے کردار کو اعلی و ارفع بنانا ہے ۔ حضرت سیدنا موسیٰؑ کا پاکیزہ کردار اور بے شمار معجزات دیکھنے کے باوجود بنی اسرائیل فرعون کا ساتھ اس لیے دے رہے تھے چونکہ فرعون اور اس کے جادوگروں نے عوام کو یہ باور کروایا تھا یہ دونوں جادوگر یعنی حضرات سیدنا ہارونؑ و موسیٰؑ اپنے جادو سے تمہیں تمہارے ملک سے نکالنا چاہتے ہیں اور تمہارے بہترین مذہب کو مٹانا چاہتے ہیں تا کہ لوگ حضرت سیدنا موسیٰؑ سے شدید متنفر ہو کر آپؑ کی دعوت سے منحرف ہو جائیں ۔ یہی حال وطن عزیز ہندوستان میں مسلمانوں کے ساتھ پیش آرہے ہیں ہر فرقہ پرست اور متعصب ذہنیت رکھنے والا فرعون کے بہتان اور دروغ بے فروغ کی طرح غیر مسلم حضرات کو یہی باور کروا رہا ہے کہ مسلمان تمہاری زمینوں پر قبضہ کر لیں گے ، تمہاری خواتین کو بہکائیں گے اور تمہاری سالہا سال قدیم تہذیب و تمدن کو مٹا دیں گے ۔ دنیا نے دیکھا کہ جب حق و باطل میں مقابلہ شروع ہوا تو ایک طرف فرعون اور اس کی پوری طاقت تھی تو دوسری طرف حضرات سیدنا ہارونؑ اور موسیٰؑ تھے لیکن اس کے باوجود اللہ تعالی نے حضرت سیدنا موسیٰؑ کی لاٹھی کو فن سحر کے ماہرین کی لاٹھیوں پر غلبہ عطا فرما کر دنیا کو پیغام دیا کہ مومنین صالحین کو دنیا کی کوئی طاغوتی طاقت نہ شکست دے سکتی ہے اور نہ انہیں شرمندہ کر سکتی ہے ۔ قرآن مجید میں متعدد بار مذکور قصہ موسیٰؑ و فرعون کا مطالعہ کرنے کے بعد ذہن میں یہ سوال ابھرتا ہے کہ جب اللہ تعالی نے کثیر التعداد اور تنگ دل قبطی قوم کے مقابل چند منتخب مومنین صالحین کو کامیابی و کامرانی سے ہمکنار کیا تھا تو پھر آج پوری دنیا بالخصوص وطن عزیز ہندوستان میں مسلمانوں کی تعداد کروڑوں میں ہے تو پھر یہ ہر محاذ پر ناکام و نامراد کیوں ہو رہے ہیں ؟ تو اس ایک جواب یہ ہے کہ آج کے مسلمانوں کی اکثریت کا ایمان بہت کمزور ہو چکا ہے ، ان کے قلوب و اذہان ، افکار و خیالات اور افعال و اعمال میں حسن و خوبی ، صالحیت و پاکیزگی سے خالی ہیں جبکہ ایمان و صالحیت باطل کے مقابل کامیابی حاصل کرنے کی شرط اولین ہے ۔ یہی وجہ ہے کہ آج مسلمان کی اکثریت پوری دنیا بالخصوص وطن عزیز ہندوستان میں انتہائی ذلت و رسوائی کی زندگی گزارنے پر مجبور ہیں ۔ وطن عزیز ہندوستان میں مسلمانوں کے خلاف نفرت و تشدد وبائی شکل اختیار کر چکا ہے ۔ حالات اس قدر تشویشناک حد تک بگڑ چکے ہیں کہ جہاں بلا لحاظ مذہب و ملت ضعیف العمر حضرات کی تعظیم و تکریم کرنے کو انسانیت سے تعبیر کیا جاتا تھا اب مسلمان بزرگ کو اوباش قسم کے نوجوان اپنے ظلم و تشدد کا شکار بنانے پر فخر محسوس کر رہے ہیں ، سڑک حادثہ کا کوئی شکار ہو جاتا ہے تو لوگ اپنی مصروفیات ترک کر کے زخمی کو دواخانے منتقل کرتے تھے اب مسلم نوجوانوں کو سرے عام پیٹ پیٹ کر ہلاک کر دیا جا رہا ہے اور لوگ تماش بین بنے ہوئے ہیں اور اس دل دہلانے والے واقعات کی فلم بندی کر کے سوشیل میڈیا پر اپ لوٹ کر رہے ہیں ، بے آسرا کو سہارا دینے کو لوگ کار خیر سمجھتے تھے اب مسلمانوں کے گھروں کو مسمار کرنے میں لوگوں کو خوشی محسوس ہو رہی ہے ، لوگ مذہبی شخصیات و مقدس مقامات کا دل سے ادب و احترام کرتے تھے اب مساجد میں داخل ہو کر غیر اسلامی نعرے لگائے جا رہے ہیں اور مسجد کے خادمین پر ظلم و ستم کے پہاڑ توڑے جا رہے ہیں ، ذات پات اور اونچ نیچ کے خلاف کی تحریکیں چلائی جاتی تھیں اور مساوات کے نعرے بلند کیے جاتے تھے اب مسلمانوں کو اچھوت بنانے کی ہر ممکنہ کوشش کی جا رہی ہے ، ملک کی ترقی کے لیے ہر ہندوستانی کو معاشی طور پر مستحکم و مضبوط کرنے کے لیے حکومتی سطح پر مختلف اسکیمیں متعارف کروائی جاتی تھیں اب کھلے عام مسلمانوں کا معاشی بائیکاٹ کرنے کا مطالبہ کیا جا رہا ہے ، جانور کے گوبر اور پیشاب کو نجاست سمجھا جاتا تھا اب انہیں مقدس اور مسلمانوں کے مثالی تمدن اور بے نظیر تہذیب و پاکیزہ ثقافت کو دقیانوسی قرار دیا جا رہا ہے ، قوانین کے غلط استعمال یا قوانین پر عدم تعمیل پر لوگ حصول انصاف کے لیے عدالتوں کا رخ کیا کرتے تھے اب عدالتیں مذہبی مقامات تحفظ ایکٹ 1991ء کو نظر انداز کرتے ہوئے اکثریتی فرقے کے بعض شر پسند عناصر کی عرضی کو قبول کرتے ہوئے مسلمانوں کی عبادت گاہوں کا سروے کرنے کی آناً فاناً اجازت دے رہی ہیں جس کی وجہ سے ملک کا ماحول خراب ہو رہا ہے ، مسلمانوں کا جانی و مالی نقصان ہو رہا ہے الغرض جیسے ہی مسلمان ہونے کا علم ہو رہا ہے بعض شر پسند عناصر کے اندر تشدد سر اٹھانے لگتا ہے ۔ مسلمانوں کے ساتھ یہ جو رویہ اختیار کیا جا رہا ہے وہ نہ صرف قابل مذمت ہے بلکہ ان میں مسلمانوں کے لیے عبرت حاصل کرنے اور اپنے کردار کا محاسبہ کرنے سامان بھی موجود ہے ۔ اکثر ہم سوچتے ہیں کہ ہم توحید پرست ہیں ، محبوبِ خدا کے امتی ہیں ، قرآن مجید کو دستور حیات ماننے والے ہیں ، ناموس رسالت پر جان قربان کرنے والے ہیں ، تحفظ شریعت کے لیے سب کچھ لٹانے کے لیے تیار رہتے ہیں پھر ہمارے ساتھ ہی ایسا کیوں ہو رہا ہے ؟ تو اس کا جواب یہ ہے کہ ہم رسماً مسلمان ہیں اور دنیا کے تنعم و تعیش اور لذات و شہوات نے ہمارے کردار کو عملاً کفار و مشرکین اور منافقین و فاسقین سے بدتر بنا چکے ہیں ۔ قرآن مجید نے واضح الفاظ میں ارشاد فرمایا کہ اللہ تعالی کی حمایت و تائید اور مدد و نصرت صرف اور صرف مومنین صالحین کے لیے ہے ۔ آج مسلمانوں کی اکثریت کو رحمت عالم کے امتی پر ناز ہے لیکن لوگوں کو زحمت دینا ان کی زندگی کا شعار بن چکا ہے ، باب العلم کے دامن سے وابستگی پر فخر کرتے ہیں لیکن خود جہالت اور تعلیمی پسماندگی کا شکار ہیں ، بی بی فاطمۃ الزہرا کی غلامی کو سرمایہ افتخار سمجھتے ہیں لیکن عفت و حیا اور طہارت و پاکیزگی سے کوئی سروکار نہیں ، حضرت سیدنا امام حسنؓ سے نسبت کو پروانہ نجات سمجھتے ہیں لیکن صلح و صفائی سے کوئی تعلق نہیں ، حضرت سیدنا امام حسینؓ کی شہادت کو انسانیت کی نجات کا ذریعہ سمجھتے ہیں لیکن باطل طاقتوں سے یاری بھی رکھتے ہے ، پیرانِ پیرؒ کا نام نامی اسم گرامی سنتے ہیں تو دلوں میں عقیدت کے حسین جذبات ابھر جاتے ہیں لیکن غوث اعظم دستگیرؒ کے مجاہدات کو اپنانے کے لیے تیار نہیں ۔ الغرض ہمارے دل اسلام کی حقیقی روح اور ہمارے اعمال اخلاص و للّٰہیت سے خالی ہو چکے ہیں ، علمی و روحانی پیشوا ہونے کا دعوی کرنے والے اپنے فرائض منصبی کو چھوڑ کر ظالم و جابر لوگوں کی حمایت کرنے لگے ہیں ۔ ہمارے انہی بداعمالیوں اور زبانی و کھوکھلے دعوؤں کا نتیجہ ہے کہ آج مسلمانوں کی زندگیاں تباہی و بربادی کی نذر ہو رہی ہیں ۔ مسلمانوں کے موجودہ حالات کی پیشن گوئی نبی رحمت نے پہلے فرما دی تھی ۔ سیدنا علی المرتضیٰؓ سے مروی ہے آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا : قریب ہے کہ لوگوں پر ایک ایسا دور آئے جب اسلام کا صرف نام اور قرآن کا صرف رسم الخط باقی رہ جائے گا ، ان کی مساجد آباد ہوں گی لیکن وہ ہدایت سے خالی ہوں گی ، ان کے علماء آسمان تلے بدترین لوگ ہوں گے ، ان کے پاس سے فتنہ ظاہر ہو گا اور انہیں میں لوٹ جائے گا ۔ مسلمانوں کے پوری دنیا بالخصوص وطن عزیز میں ذلیل و خوار ہونے کی اہم وجہ ایمان کی کمزوری اور کردار کی پستی ہے ۔ مسلمانوں کی زندگی میں شائستگی ، ان کے افکار و خیالات میں بلندی اور ان کے کردار میں پاکیزگی اسی وقت پیدا ہو گی جب ان کا ایمان مضبوط اور کردار میں صالحیت ہو گی ۔ لہٰذا موجودہ دور میں مسلمانوں کو باطل قوتوں سے مرعوب ہوئے بغیر اپنے ایمان کو قوی اور کردار کو اعلی رکھتے ہوئے ان کا صبر و استقلال اور پامردی سے مقابلہ کرنا چاہیے ۔ کرشمۂ قدرت و غیبی ہمیشہ صاحب ایمان افراد کے ساتھ رہی ہے اور تا صبح قیام رہے گی اس سنت میں کوئی تبدیلی واقع ہونے والی نہیں ہے ۔ آخر میں اللہ تعالی سے دعا ہے کہ بطفیل نعلین پاک مصطفی ﷺ ہمیں قرآن اور صاحبِ قرآن ﷺ کی تعلیمات کے مزاج کو سمجھنے اور اس کے مطابق عمل کرنے کی توفیق رفیق عطا فرمائے ۔ آمین ثم آمین بجاہ سید المرسلین طہٰ و یسین ۔

متحد ہو تو بدل ڈالو نظامِ گلشن
منتشر ہو تو مارو شور مچاتے کیوں ہو؟

مسلمان ، جو کبھی وسیع سلطنتوں اور علم کے مراکز کے رہنما تھے ، جدید دنیا میں جدوجہد کر رہے ہیں ۔ ماضی میں اسلامی تہذیب اپنے قائدین کے اتحاد ، حکمت اور وژن کی وجہ سے

پروان چڑھی ۔ عمر بن خطاب جیسی شخصیات ، جنہوں نے عدل و انصاف کے ساتھ اسلامی ریاست کو وسعت دی ، اس بات کو یقینی بنایا کہ مساوات ، علم اور حکمرانی کے اسلامی اصول مسلم دنیا میں مرکزی حیثیت رکھتے تھے ۔ ان کی قیادت میں ، اسلامی سلطنت نے نہ صرف علاقائی طور پر توسیع کی بلکہ اسلامی اقدار پر مبنی معاشرے کی بنیاد بھی رکھی ، استحکام اور خوشحالی فراہم کی ۔ اسی طرح ، صلاح الدین ایوبی جیسے رہنما ، جنہوں نے صلیبی جنگوں کے دوران فتح حاصل کی ، فوجی اور اخلاقی جرات میں غیر معمولی قیادت کا مظاہرہ کیا ، مسلمانوں کو یروشلم پر دوبارہ دعوی کرنے کے لیے متحد کیا ، اتحاد اور ان کے مقصد میں یقین کی طاقت کا مظاہرہ کیا ۔ ایک اور اہم مثال محمد بن قاسم ہے جو برصغیر پاک و ہند میں اسلام لائے ۔ ان کی عسکری حکمت عملی اور انتظامیہ نے خطے میں اسلامی طرز حکمرانی کی مضبوط بنیاد رکھی ، علم و ثقافت کے پھیلاؤ کے دروازے کھولے ۔ ان کی قیادت نے فوجی طاقت کو اخلاقی اقدار کے ساتھ مربوط کرنے کے مثالی نمونے پیش کیے ۔ یہ قائدین ترقی کی منازل طے کرتے ہیں کیونکہ انہوں نے اپنے لوگوں کی موثر رہنمائی کے لیے ایمان ، علم اور عملی حکمت کو یکجا کیا ۔ ان کی کامیابیوں کی جڑیں لوگوں کو متحد کرنے ، چیلنجوں سے ہم آہنگ ہونے ، اور فکری اور روحانی ترقی کو فروغ دینے کی ان کی صلاحیتوں میں تھیں ، جس نے سائنس ، طب اور فلسفہ جیسے مختلف شعبوں میں اسلامی دنیا کی کامیابی میں اہم کردار ادا کیا ۔ اس کے برعکس ، جدید مسلمانوں کو اندرونی تقسیم ، تعلیم کی کمی اور سیاسی عدم استحکام کی وجہ سے متعدد چیلنجز کا سامنا ہے ۔ بہت سے مسلم اکثریتی ممالک بدعنوانی ، تنازعات اور مضبوط قیادت کی کمی کا شکار ہیں ۔ مسلم دنیا کے ایک زمانے میں ترقی پذیر فکری اور ثقافتی مراکز پر جدید سیاسی تنازعات اور معاشی جدوجہد کا سایہ پڑا ہوا ہے ۔ مشترکہ اہداف پر متحد ہونے میں ناکامی کے ساتھ ساتھ علم اور انصاف کی اقدار سے انحراف جس نے سنہری دور کی تعریف کی تھی ، اثر و رسوخ اور کامیابی کے زوال کا باعث بنی ہے ۔ دوبارہ کامیاب ہونے کے لیے ، مسلمانوں کو اپنے ماضی کے رہنماؤں سے تحریک حاصل کرنی چاہیے ، اپنی کوششوں کو متحد کرنا چاہیے ، تعلیم کو اپنانا چاہیے ، اور انصاف اور دیانت کے اصولوں کو برقرار رکھنا چاہیے جو کبھی ان کی تہذیب کی رہنمائی کرتے تھے ۔ مسلمانوں کی موجودہ حالت یہ ظاہر کرتی ہے کہ ہمارے پاس مضبوط اور متحد قیادت کا فقدان ہے جو ہمارے مسائل کو حل کر

سکے اور ہمیں واضح سمت فراہم کر سکے ۔ وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ مسلمانوں کے درمیان اتحاد کمزور پڑ گیا ہے اور مختلف قومیں فرقہ واریت ، سیاسی بحرانوں اور معاشی چیلنجوں سے نبرد آزما ہیں ، جس کی وجہ سے مسلمان اندرونی اور بیرونی طور پر کمزور ہو رہے ہیں ۔ مسلمانوں نے جب بھی ایک متحد قیادت میں کام کیا ، انہوں نے عظمت حاصل کی اور دنیا کے سامنے اپنی طاقت کا ثبوت دیا ۔ آج ہمیں ایسی قیادت کی ضرورت ہے جو نہ صرف ہمیں دنیاوی چیلنجوں کا مقابلہ کرنے کی عقل دے بلکہ اسلام کے اصولوں کے مطابق زندگی گزارتے ہوئے ایک متحد امت کے طور پر ہمیں مضبوط کرے ۔ اسلامی تاریخ قیادت کی اہمیت کو واضح کرتی ہے ۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی اس بات کی بہترین مثال ہے کہ ایک رہنما کس طرح انصاف ، علم اور حکمت کے ساتھ قوم کی رہنمائی کرتا ہے ۔ قرآن و حدیث قیادت کے بارے میں واضح رہنما اصول فراہم کرتے ہیں ، انصاف ، دیانت ، علم اور اتحاد پر زور دیتے ہیں ۔ آج کی دنیا میں مسلمانوں کو ایسی قیادت کی ضرورت ہے جو نہ صرف ان کے مذہبی حقوق کا تحفظ کرے بلکہ عالمی سطح پر ان کا وقار بھی بحال کرے ۔ ہمیں اپنے اندر سے مضبوط قیادت پیدا کرنے کی ضرورت ہے تا کہ ہم اپنے حقوق کا دفاع کر سکیں ، بلند ہو سکیں اور عالمی سطح پر ایک با اثر امت ، باعزت اور طاقتور بن کر ابھر سکیں ۔ مسلم قیادت کی ضرورت ، خصوصاً بحران کے وقت ، اسلامی تاریخ کا ایک متعین پہلو رہا ہے ۔ اسلام کے ابتدائی ایام سے ہی ، مسلم کمیونٹی نے متعدد چیلنجز کا سامنا کیا ہے جن کی رہنمائی کے لیے ایک مضبوط ، عقلمند اور منصفانہ قیادت کی ضرورت ہے ۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے دور میں قیادت صرف سیاسی طاقت کے بارے میں نہیں تھی بلکہ مثال کے طور پر رہنمائی کرنے ، اسلامی اصولوں پر عمل کرنے اور انصاف کو یقینی بنانے کے بارے میں تھی ۔ پیغمبر کی قیادت نے اخلاقی اقدار ، انصاف اور اتحاد پر مبنی معاشرہ قائم کرنے میں مدد کی ۔ ان کے انتقال کے بعد ، ان کے بعد آنے والے خلفاء نے اس روایت کو جاری رکھا ، روحانی اور سماجی دونوں لحاظ سے کمیونٹی کی بہتری کے لیے کام کیا ۔ تاریخ اسلام نے بارہا یہ ثابت کیا ہے کہ اہل اور صالح قیادت کے بغیر معاشرہ انتشار ، تقسیم اور بیرونی استحصال کا شکار ہو سکتا ہے ۔ قیادت کے حوالے سے اسلامی تاریخ کا ایک اہم ترین سبق خلافت راشدین کا دور ہے جہاں ابوبکر ، عمر ، عثمان اور علی جیسی شخصیات کی قیادت نے نہ صرف اسلامی ریاست کی حفاظت کی بلکہ براعظموں میں اس کا اثر و رسوخ بھی بڑھایا ۔ ان کے قائدانہ انداز کی جڑیں انصاف ، ہمدردی اور قرآن و سنت کی پاسداری پر مبنی تھیں ۔ تاہم ، خلافت کے نظام کے زوال اور مسلم طاقت کے مختلف خاندانوں میں بٹ جانے کے بعد ، مسلم دنیا کو تقسیم اور کمزوری کے ادوار کا سامنا کرنا پڑا ، جس نے ایک متحد قیادت کی اہمیت کو مزید واضح کیا ۔ جب مسلمان مضبوط قیادت میں متحد ہوئے تو وہ تاریخی طور پر پروان چڑھے لیکن جب ٹکڑے ٹکڑے ہوئے تو انہیں بڑی مشکلات کا سامنا کرنا پڑا ۔ جدید دور میں مسلم قیادت کی ضرورت اور بھی زیادہ اہم ہو گئی ہے ۔ ایک سب سے قابل ذکر حالیہ مثال جو قیادت کی کمی اور اس کے نتائج کو اجاگر کرتی ہے وہ ہے ہندوستان میں بابری مسجد کا مسئلہ ۔ 16 ویں صدی میں تعمیر کی گئی بابری مسجد کو 1992 میں ہندو انتہا پسندوں نے منہدم کر دیا تھا ، جس سے بڑے پیمانے پر فرقہ وارانہ فسادات ہوئے اور ہندو اور مسلم برادریوں کے درمیان گہرے اختلافات پیدا ہوئے ۔ اس دور میں مسلم قیادت کی مؤثر طریقے سے متحد ہونے ، حکمت عملی بنانے اور صورت حال کو پرامن طریقے سے حل کرنے میں ناکامی کے نتیجے میں نہ صرف ایک تاریخی مسجد کو بلکہ برادریوں کے درمیان جانوں اور اعتماد کو بھی کافی نقصان پہنچا ۔ اس واقعہ نے یہ ظاہر کیا کہ کس طرح واضح ، مربوط اور بروقت قیادت کی کمی کشیدگی کو بڑھا سکتی ہے اور بعض خطوں میں مسلمانوں کو مزید پسماندگی کا باعث بن سکتی ہے ۔ مزید برآں ، گزشتہ چند دہائیوں میں سیاسی عدم استحکام اور مسلم اکثریتی ریاستوں کے کمزور ہونے سے مسلم دنیا میں مضبوط قیادت کے مطالبات میں اضافہ ہوا ہے ۔ مسلم دنیا کے مختلف خطوں میں بڑھتی ہوئی غربت ، سیاسی جبر ، اور تنازعات جیسے مسائل ایسے لیڈروں کی ضرورت کو اجاگر کرتے ہیں جو تبدیلی کی تحریک دے سکیں ، لوگوں کو متحد کر سکیں اور وقار بحال کر سکیں ۔ مضبوط ، متحد قیادت کی عدم موجودگی اکثر اندرونی تقسیم کا باعث بنتی ہے ، جس سے بیرونی قوتیں صورتحال کا فائدہ اٹھانے کے قابل ہوتی ہیں ۔ مثال کے طور پر ، فلسطین کے معاملے میں ، فلسطینی دھڑوں کے اندر بکھری قیادت نے قبضے کے خلاف ایک مربوط اور طاقتور محاذ پیش کرنے کے لیے ضروری اتحاد کی راہ میں رکاوٹ ڈالی ہے ۔ مشکل وقت میں مسلم قیادت کی ضرورت محض سیاسی حکمرانی کا معاملہ نہیں ہے بلکہ معاشرے کی بقا اور خوشحالی کی ضرورت ہے ۔ جیسے کہ ابتدائی خلافتیں اور بابری مسجد کے انہدام جیسے واقعات ہمیں سکھاتے ہیں کہ قیادت کو بنیاد بنایا جانا چاہیے ۔ انصاف ، حکمت اور اتحاد میں ۔ مسلمانوں کو اجتماعی قیادت کی اہمیت کو تسلیم کرنا چاہیے جو معاشرے کو امن ، خوشحالی اور ان کے حقوق کے تحفظ کی طرف رہنمائی کر سکے ۔ موثر قیادت کے بغیر ، مسلم کمیونٹی مزید ٹوٹ پھوٹ ، اثر و رسوخ میں کمی اور مصائب کا خطرہ ہے ۔ اس طرح مضبوط قیادت نہ صرف ایک تاریخی ضرورت ہے بلکہ دور حاضر کی ضرورت ہے ۔

شاداب رضا دار الہدیٰ کرناٹک
8858047912

دسویں جماعت کے نصاب میں شامل درخشاں اردو کے مختصر ترین سوالات وجوابات۔قسط(12)

مکتوب نگاری (اپنی بیٹی صغرا کے نام عبدالغفور شہباز)

مختصر ترین سوالات۔

سوال شہباز کی پیدائش کب اور کہاں ہوئی؟

جواب-عبدالغفور شہباز کی پیدائش بہار کے باڑھ ضلع میں ہوئی تھی۔

سوال شہباز کی کتنی شادیاں ہوئیں اوران کی بیویوں کے نام کیا ہیں؟

جواب-شہباز کی دوشادیاں ہوئی تھیں ان کی پہلی بیوی کا نام شمس النساء خاتون اوردوسری بیوی کا نام اشرف النشاء تھا

سوال ۔ شہباز کی دو کتابوں کا نام بتائے ؟

جواب-شہباز کی دوکتابوں کے نام ہیں۔کلیات نظیر اکبر آبادی اور خدا کی رحمت۔

سوال-شہباز نے شاعری میں کن شعرا کی تقلید کی ہے؟

جواب - شہباز نے اپنی شاعری میں نظیر اکبر آبادی الطاف حسین حالی اور اکبر الہ آبادی کی تقلید کی ہے۔۔

سوال ۔شہباز نے شامل نصاب میں توب میں جس بچی کو مخاطب کیا اس کا نام لکھیں۔

جواب - شہباز نے نصاب میں شامل مکتوب میں جس بچی کو مخاطب کیا ہے اس کا نام صغرا ہے۔

اعجاز احمد اصلاحی گرول علی نگر دربھنگہ

مقالہ نگاری کا نتیجہ وانعامی تقریب اور تعلیمی بیداری کانفرنس کی تاریخ میں توسیع

دربھنگہ (اعجاز احمد اصلاحی) طاہر حسین ایجوکیشنل اینڈ ویلفیئر ٹرسٹ سہرول مدھوبنی کے زیر اہتمام 8 دسمبر 2024 کو منعقد ہونے والا تعلیمی بیداری کانفرنس اور مقالہ نگاری کا نتیجہ وانعامی تقریب کی تاریخ میں ناگریز حالات کے سبب کے بنا پر توسیع کی گئی ہے اب یہ تعلیمی بیداری کانفرنس اور انعامی تقریب کا انعقاد 22 دسمبر بروز اتوار کو ہوگا۔آج کے ارتدادزدہ ماحول میں اس بات کی شدید ضرورت ہے کہ ہم اپنے نوجوان نسل بالخصوص کالجز واسکول میں زیر تعلیم طلباء وطالبات کو نبوت اور ختم نبوت کے عقیدہ سے واقف کرائیں ساتھ ہی سیرت پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی روشنی میں زندگی گزارنے کی دعوت بھی دیں، چنانچہ اس عظیم مقصد کو مدنظر رکھتے ہوئے طاہر حسین ایجوکیشنل اینڈ ویلفیئر ٹرسٹ کے زیر اہتمام عقیدہ ختم نبوت اور سیرت النبی کے موضوع پر مسابقہ مقالہ نگاری کا انعقاد کیا گیا تھا۔اس کانفرنس میں ان عناوین پر منعقد مقالہ نگاری کے نتیجے کا اعلان کیا جائے گا اور کامیاب ہونے والے مقالہ نگاروں کو انعامات سے نوازا جائے گا۔اس موقع پر علماء کرام کا خصوصی خطاب بھی ہوگا۔کانفرنس کا انعقاد رابعہ گرلس اسکول سہرول بینی پٹی مدھوبنی میں 22 دسمبر بروز اتوار کو 10 بجے دن سے مغرب کے وقت تک ہوگا۔لہذا حسب پروگرام شرکت فرما کر مقالہ نگاروں کی حوصلہ افزائی کریں اور علماء کرام کے علمی وفکری بیانات سے استفادہ حاصل کریں۔یہ جانکاری طاہر حسین ایجوکیشنل اینڈ ویلفیئر ٹرسٹ کے چیئرمین مولانا خالد حسین ندوی نے دی ہے۔

راحت سوشل گروپ جالنہ کے زیر اہتمام مسلم اجتماعی شادیوں میں 21/مسلم جوڑے رشتہ ازدواج سے منسلک

راحت سوشل گروپ جالنہ کا ہر ممکن تعاون کیا جائے گا۔رکن پارلیمنٹ ڈاکٹر کلیان کالے

راحت سوشل گروپ جالنہ کی سماجی سرگرمیاں قابل تحسین ہیں۔سابق رکن اسمبلی کیلاش گورنٹیال

راحت سوشل گروپ جالنہ کو سماج کے ہر طبقے کا تعاون حاصل ہے۔لیاقت علی خان یاسؔر، تاسیسی سیکریٹری راحت سوشل گروپ جالنہ

جالنہ یکم دسمبر 2024 (شیخ احمد اکبر جالنوی کے زریعے) راحت سوشل گروپ جالنہ کے زیر اہتمام آج صبح دس بجے عائشہ لانس، عقب اردو ہائی اسکول، قدیم جالنہ میں منعقدہ 23/ویں مسلم اجتماعی شادیوں کی تقریب میں 21/مسلم جوڑے رشتہ ازدواج سے منسلک ہوگئے عروسی جوڑوں کے ایجاب قبول، نکاح کی کارروائی اور خطبہ نکاح قاضی سید عبدالوحید اوران کے معاونین نے انجام دی تقریب کی صدارت سابق رکن اسمبلی کیلاش گورنٹیال نے کی اس موقع پر دیگر مہمانان خصوصی کی حیثیت سے رکن پارلیمنٹ ڈاکٹر کلیان کالے، بزرگ قائد اقبال پاشا، محمد نسیم چودھری، ونائک مہاراج پھولمبرکر، ایوب خان اقصی ہوٹل، حاجی شیخ عبدالوحید، فیصل بن سالم بن سمیعدہ چاؤس، سائی ناتھ پوار ضلع صدر فارماسیوٹیکل اسوسی ایشن، بشارت علی خان اختر، ریاض بھائی، گنیش سوپارکر، ماجد بھائی عرف سلمان بھائی، موہن انگڑے، ڈاکٹر مشیر انعامدار، گوپال مورے، انس چاؤس، حاجی یوسف خان، پرساد کلکرنی، عتیق احمد خان، عبدالکریم بلڈر، قاضی سید عبدالوحید، حافظ سید اسرار، وغیرہ موجود تھے۔تقریب کا آغاز حافظ سید اسرار نے تلاوت قرآن پاک اور نعتیہ خراج پیش کیا اس موقع پر صدارتی خطاب کرتے ہوئے سابق رکن اسمبلی کیلاش گورنٹیال نے کہا کہ راحت سوشل گروپ جالنہ کی سرگرمیاں قابل تحسین ہیں اور بالخصوص راحت سوشل گروپ جالنہ گذشتہ 23/سالوں سے بلاتعطل مسلم اجتماعی شادیوں کا کامیاب انعقاد کرتا آرہا ہے اور ابھی مسلم اجتماعی شادیوں کی معرفت چھ سو سے

زائد عروسی جوڑوں کو رشتہ ازدواج سے منسلک کیا جاچکا ہے اور ہم ہر وقت راحت سوشل گروپ جالنہ کے شانہ بہ شانہ کھڑے ہوئے ہیں اس موقع پر رکن پارلیمنٹ ڈاکٹر کلیان کالے نے راحت سوشل گروپ جالنہ کے زیر اہتمام مسلم اجتماعی شادیوں کی ستائش کرتے ہوئے کہا کہ راحت سوشل گروپ جالنہ کا مسلم اجتماعی شادیوں کا کامیاب انعقاد نہ صرف ایک سماجی کام ہے بلکہ قوم وملت و ملک کا ایک اہم فریضہ ادا کرنا ہے اورراحت سوشل گروپ جالنہ یہ فریضہ بحسن وخوبی انجام دے رہا ہے اور ہم راحت سوشل گروپ جالنہ کا ہر ممکن تعاون کریں گے اس موقع پر بزرگ قائد اقبال پاشا، ونائک مہاراج پھولمبرکر، گنیش سوپارکر نے بھی اپنے زرین خیالات کا اظہار کرتے ہوئے راحت سوشل گروپ جالنہ کی کارکردگی کوسراہا اور عروسی جوڑوں کو مبارکباد پیش کی

اس موقع پر جالنہ ضلع میں تعلیمی، طبی، سماجی، اور ثقافتی کارہائے نمایاں کی بہتر انجام دہی پر معلمہ زہرہ ربانی سرفراز خان، آرتی رامیشور چونڈیے، صدیقی عبید عبدالرحمن صدر مدرس ہدی اردو ہائی اسکول، نریمان نگر جالنہ، صدر مدرس عمران عنایت خان، صدر مدرس عبداللہ چاؤس، صدر مدرس جاوید خان سلیم خان، معلمہ عائشہ بانو سکندر علی، چندن کبول مل گیہی، شاہ نواز خان، ڈاکٹر شیخ جاوید، ڈاکٹر شیخ عبدالمتین، پولیس کانسٹیبل دگمبر پیچنے، فیروز باغبان، اور بشری حسین برکت الدین کو" راحت نشان تفخر" سے نوازا گیا مسلم اجتماعی شادیوں کی کامیابی کے لیے راحت سوشل گروپ جالنہ کے صدر شیخ افسر شیخ جی، سیکریٹری لیاقت علی خان یاسؔر جالنوی، شیخ سلیم شیخ محمد، شیخ سلیم شیخ شکور، سید اختر، شیر زماں خان، سعید جاگیردار، سید اعجاز، ظفر خان، محبوب شیخ، شیخ قمر، شیخ سونو، خضر فاروق، عمار یاسر، اوسام شیخ، احمد جاگیردار، شیخ فہیم، شیخ محبوب، سید شاکر، محمد ہاشم، حسین خان، شیخ ضمیر، وغیرہ نے کوششیں کیں تقریب کی غرض وغایت سیکریٹری راحت سوشل گروپ جالنہ لیاقت علی خان یاسؔر نے پیش کیں تقریب کی نظامت کے فرائض ڈاکٹر سلیم نواز حشر جعفر آبادی اور سیکریٹری راحت سوشل گروپ جالنہ لیاقت علی خان یاسؔر نے بحسن وخوبی انجام دیے اظہار تشکر صدر راحت سوشل گروپ جالنہ شیخ افسر شیخ جی نے کیا قاضی سید عبدالوحید کی دعا پر تقریب کا اختتام عمل میں آیا۔

جے پور میں جمعیۃ علماء راجستھان مجلس منتظمہ کا اہم اجلاس منعقد

تحفظ اوقاف سمیت دیگر مسائل پر کھل کر بولے مولانا اسجد مدنی

اولاد کی دینی تربیت ایک سال تک صدقہ کرنے سے بہتر ہے: مولانا ازہر مدنی

حسن پورہ/ جے پور
(محمد مبارک میواتی)

جمعیۃ علماء راجستھان کی جانب سے جے پور شہر کی اولیاء مسجد کے فوقانی حال میں مولانا راشد قاسمی کی صدارت میں مجلس منتظمہ کا اجلاس منعقد ہوا، جس میں جمعیۃ علماء ہند کے نائب صدر مولانا سید اسجد مدنی، ناظم اصلاح معاشرہ مولانا سید ازہر مدنی نے بطور مہمان خصوصی شرکت فرمائی، اجلاس کے آغاز سے قبل مولانا اسجد مدنی کے دست مبارک سے پرچم کشائی کا عمل ہوا، جس میں قاری معین، قاری ریحان نے ترانہ پیش کیا، اجلاس کا آغاز مولانا سفیان کی تلاوت قرآن پاک، حافظ معین کی نعتیہ کلام سے ہوا، نظامت کے فرائض مفتی اخلاق نے بخوبی انجام دیئے، جمعیۃ علماء جے پور سمیت راجستھان کے دیگر اضلاع نے مولانا سید اسجد مدنی کا شال اڑھا کر استقبال کیا، مولانا اسجد مدنی نے مولانا راشد قاسمی کی حوصلہ افزائی کرتے ہوئے نیک خواہشات کا اظہار کیا، خطبہ صدارت مولانا راشد قاسمی نے پیش کیا، مولانا اسجد مدنی نے جمعیۃ علماء ہند کی تاریخ وخدمات پر تفصیلی خطاب کرتے ہوئے کہا جماعت کی روح چار چیزیں ہیں، اخلاص، استقامت، اتباع رسول، خدمت خلق، اور یہ ساری خوبیاں ہمارے جمعیۃ علماء ہند کے سابق اکابرین میں موجود تھی، انہوں ارکان منتظمہ سے کہا جمعیۃ علماء آپ سب کا نام ہے، مدنی صاحب نے مقامی جمعیۃ کی یونٹوں کے اضافے وانکو مضبوط و مستحکم کرنے پر زور دیا، ہندو مسلم اتحاد کو ملک کی مضبوطی کیلئے ضروری قرار دیا، بیچ خطاب میں مولانا راشد قاسمی نے سوال کیا میل ملاپ کیسے ہو؟ اسجد مدنی نے کہا اخلاق سے، کیونکہ جمعیۃ علماء ہند کی بنیاد ہی اتحاد پر ہے، جمعیۃ علماء ہند کی کامیابیوں کا تذکرہ کرتے ہوئے کہا جمعیۃ علماء نے ہی قانون بنانے میں اہم کردار ادا کیا تھا اور ہم قانون کی حفاظت بھی کرتے ہیں، انہوں نے کہا آپ سب کی دعاؤں کی برکت سے آسام شہریت معاملہ، مدارس معاملہ، تحفظ اوقاف پینڈنگ، بلڈوزر کے خلاف ایکشن، جیسے معاملے حل ہوئے ہیں، اس وقت جمعیۃ علماء ہند تقریباً ایک ہزار مقدمات لڑ رہی ہے، اسجد مدنی نے کہا ملک کے موجودہ ناگفتہ بہ حالات کے پیش نظر لا※حہ عمل طے کرنے کی اشد ضرورت ہے، موجودہ وقت میں مسلمانوں کے سامنے اپنے دین وشریعت، عا※لی قوانین، مذہبی مقامات، شعا※ر اسلام کے تحفظ کے ساتھ ساتھ اپنے وجود کی بقا اور ملک میں امن وامان کے قیام کے بڑے پیچیدہ مسا※ل ہیں، جنکا مناسب حل تلاشنے اور انکا مقابلہ کرنے کے ل※ ہمیں متحدہ طور پر ہمارے حقوق کی لڑا※ی لڑنے والی تنظیم جمعی※ علما ہند کو ہر سطح سے مضبوط اور تقویت فراہم کرنا ہوگا، ناظم اصلاح معاشرہ مولانا سید ازہر مدنی نے اولاد کی تربیت پر خاص توجہ دینے پر زور دیا، انہوں نے کہا اولاد کی تربیت ایک سال تک صدقہ کرنے سے بہتر ہے، بچے کی پیدائش کے موقع پر لوگ اذان اقامت تک بھول جاتے ہیں، بچوں کی تربیت ماں باپ کا اولین فریضہ ہے، بچے کو سات سال کی عمر میں نماز کے لئے لیکر جائیں اور دس سال کی عمر میں نماز نہ پڑھنے پر تنبیہ کریں، انہوں نے کہا صحیح تربیت 3 چیزیں ہیں، بچوں کے دلوں میں رسول اکرم کی محبت پیدا کریں، جب رسول سے محبت ہوگی تو شکیلیت وقادیانیت جیسے فتنے رونما نہیں ہونگے، اہل بیت کی محبت بچوں کے دلوں میں پیدا کریں، تلاوت قرآن پاک کی محبت وتلاوت کا جذبہ کوٹ کوٹ کر بھر دیں اور قرآن مجید نظم ومعنی دونوں کا نام ہے، انہوں نے کہا قرآن کے مفاہیم سے واقفیت بھی ضروری ہے، اس موقع پر مولانا راشد قاسمی، مفتی عبدالوہاب، مولانا نصیب الدین، مفتی اخلاق، مولانا ارشد قاسمی، مولانا معروف صاحب، مولانا لقمان قاسمی، مولانا اسجد قاسمی، مولانا امجد، مفتی صابر، مفتی محمد وسیم قاسمی، مفتی حبیب اللہ عثمانی، مولانا مفید احمد، وغیرہ کے نام قابل ذکر ہیں،

محمد اعظم وارثی اور غلام شبیر فریدی جدیو اقلیتی سیل کے ریاستی جنرل سکریٹری نامزد، حامیوں میں خوشی کی لہر

سہرسہ (لطف الرحمن صمدانی علیگ) جنتا دل یونائیٹڈ کے قومی صدر جناب نتیش کمار وزیر اعلی بہار نے پارٹی کو تنظیمی سطح پر مضبوط بنانے کے لیے پارٹی کے سرگرم کارکنان کو اہم ذمہ داری دے رہے ہیں ان ہی کے حکم سے اقلیتی سیل بہار کے صدر اشرف انصاری صاحب نے صوبائی سطح پر پارٹی کو مستحکم کرنے کی غرض سے جناب محمد اعظم وارثی اور غلام شبیر فریدی دونوں حضرات پر اعتماد کرتے ہوئے انہیں بڑی ذمہ داری سونپی ہے۔ ریاستی اقلیتی سیل کے صدر نے دونوں کے متحرک اور فعالیت کے سبب جے ڈی یو اقلیتی سیل کا ریاستی جنرل سکریٹری نامزد کیا ہے۔ جنرل سکریٹری بنائے جانے پر جے ڈی یو کے سینئر مسلم رہنماؤں نے خوشی ظاہر کرتے ہوئے محمد دونوں حضرات کو مبارکباد دی۔

اس موقع پر مشترکہ دونوں نے کہا کہ پارٹی نے انہیں جو ذمہ داری دی ہے اسے وہ بخوبی نبھائیں گے اور پارٹی کے استحکام کے لیے دل وجان سے پورے بہار میں کام کریں گے۔ پارٹی کے اعلیٰ رہنماؤں نے مجھ پر جو اعتماد ظاہر کیا ہے۔ اس کے لیے وزیر اعلیٰ نتیش کمار سمیت پارٹی کے تمام اراکین کا ممنون ومشکور ہوں۔

انہوں نے مزید کہا کہ وزیر اعلیٰ نتیش کمار کی قیادت میں آج بہار ترقی کی راہ پر گامزن ہے۔ نتیش کمار بلا تفریق تمام لوگوں کے لیے بالخصوص اقلیتوں کے لیے جو کام کر رہے ہیں۔ وہ آب زر سے لکھے جانے کے قابل ہے۔ آج سے بیس سال قبل بہار کے اقلیتوں کا کیا حال تھا، کتنے فیصد مسلمانوں کے گھروں میں تعلیم تھی، کتنے فیصد بچوں نے اسکول کا منھ دیکھا تھا، کتنے لوگ برسر روزگار تھے۔ مگر آج بہار کی تصویر بدل گئی ہے۔ آج ہر محلے اور دیہی علاقوں میں تعلیمی ماحول ہے، مسلمانوں کے گھروں میں تعلیم کی روشنی جل رہی ہے۔ مقابلہ جاتی امتحان میں ہمارے بچے کامیابی کے پرچم لہرا رہے ہیں۔ نتیش کمار کی یہی کوشش ہے کہ خط افلاس سے نیچے زندگی گزارنے والوں میں بھی تعلیم کا شوق پیدا ہو تا کہ وہ بھی ایک بہتر زندگی گزار سکیں۔ اخیر میں پھر ان دونوں نے پارٹی کے اعلی تمام عہدیداران دل کی گہرائیوں سے کا شکریہ ادا کیا۔

گوپی کیشن نے اپنے حق میں ووٹروں سے ووٹ دینے کی اپیل کی

حاجی پور عبدالواحد۔ ترہت اسناتک انتخابی حلقہ کے امیدوار، گوپی کشن نے فن پوائنٹ حاجی پور کے وسیع ہال میں اسمبلی حلقہ کے کارکنوں سے خطاب کرتے ہوئے اپنی بات رکھی اور کہا کہ آزادی کے بعد پہلی بار سماجی انصاف کی مرکزی دھارے کی قیادت کرنے والے آر جے ڈی کے سپریمو لالو پرساد یادو اور اپوزیشن لیڈر تیجسوی یادو نے مہا گٹھ بندھن کی تمام جماعتوں سے مشاورت کے بعد مجھ جیسے غریب اور پچھڑی ذات کے ویش سماج سے آنے والے کو اپنا امیدوار منتخب کیا ہے انہوں نے مزید کہا کہ اس بار حاجی پور، ویشالی ضلع سمیت تیرہت اسناتک انتخابی حلقے کے ہر ضلع میں 70٪ ووٹر سماجی انصاف کے حق میں ہیں، باوجود اس کے کہ سماجی انصاف کے مخالفین کو ہمیشہ یہاں کامیابی حاصل ہوتی رہی ہے۔ انہوں نے یہ بھی کہا کہ کافی سوچ بچار کے بعد جب مجھے یہاں کا امیدوار بنایا گیا، تو میں نے تیرہت اسناتک اسمبلی حلقہ کے تمام بلاکوں میں انتخابی مہم چلائی تا کہ عوام میں یہ پیغام دیا جا سکے کہ اس بار کا انتخاب تاریخی نتائج لے کر آئے گا، تا کہ یہ ثابت ہو سکے کہ بہار میں سماجی انصاف کا پرچم، آئین کو بچانے، روزگار لانے اور فرقہ پرستی کو ختم کرنے کے لئے صرف ایک رہنما ہے، اور وہ رہنما ہیں معزز تیجسوی پرساد یادو، جنہوں نے آزادی کے بعد بہار کے اسناتکوں کو ایک ساتھ 5 لاکھ نوکریاں دینے کا کام صرف 17 مہینوں میں کیا ہے انہوں نے مزید کہا کہ دوسری طرف وہ لوگ ہیں جو سماجی انصاف کے لوگوں کا استحصال کرتے ہیں اور ان کے حقوق اور حصے کو ختم کرنے کی کوشش کرتے ہیں، اور وہ ان افراد کی گود میں بیٹھ جاتے ہیں جو اس استحصال میں شریک ہیں۔

انڈین ریڈ کراس سوسائٹی شاخ سیتامڑھی کی جانب سے سیلاب متاثرین کے درمیان راحتی اشیاء تقسیم!

سیتامڑھی (تنویر شمسی) انڈین ریڈ کراس سوسائٹی، ڈسٹرکٹ برانچ سیتامڑھی نے سیلاب متاثرین کی مدد کے لیے جاری امدادی سامان کی تقسیم کے ایک حصے کے طور پر بیلسنڈ بلاک کے گاؤں مدھکول جعفر پور کے متاثرین کو امدادی سامان دیا۔ چیئرمین ڈاکٹر مہاویر ٹھاکر کی صدارت میں سیلاب متاثرین کے لیے راحتی اشیاء دستیاب کرایا گیا۔ امدادی سامان کے طور پر، دستیابی کے لحاظ سے بڑے سائز کی ترپال، باورچی خانے کے برتنوں کا سیٹ، کمبل، حفظان صحت کا سامان، بالٹی وغیرہ دیے جاتے ہیں۔ ریڈ کراس کے سکریٹری راجیش کمار سندرکا نے کہا کہ اس بار ریڈ کراس کے احاطے میں ہی مدھکول جعفر پور سے آنے والے متاثرین کو امدادی سامان فراہم کیا گیا۔ اس موقع پر اسسٹنٹ سکریٹری سنجے کمار سنہا، خزانچی راجیش مہتو، ورکنگ کمیٹی کے رکن ڈاکٹر اودھیش کمار اور ملازم سبھاش موجود تھے۔ سندرکا نے کہا کہ اس سے پہلے سیلاب متاثرین کو امدادی سامان بیلسنڈ کے زونل دفتر اور بیراگنیاں کے آختہ ویسٹ چکوا پہنچ کر فراہم کیا گیا تھا۔ اس کے علاوہ ریڈ کراس سیلاب متاثرین کی خدمت جاری رکھے گی۔

محمد شمشاد عالم جدیو اقلیتی سیل کے ضلع صدر بنے، ضلع میں خوشی کی لہر

سہرسہ (لطف الرحمن صمدانی علیگ) جنتا دل یونائیٹڈ کے قومی صدر جناب نتیش کمار وزیر اعلی بہار نے پارٹی کو تنظیمی سطح پر مضبوط بنانے کے لیے پارٹی کے سرگرم نوجوانوں کو اہم ذمہ داری دے رہے ہیں ان ہی کے حکم سے اقلیتی سیل بہار کے صدر اشرف انصاری صاحب نے ضلعی سطح پر پارٹی کو مستحکم کرنے کی غرض سے جناب محمد شمشاد عالم پر اعتماد کرتے ہوئے انہیں بڑی ذمہ داری سونپی ہے۔ ریاستی اقلیتی سیل کے صدر نے محمد شمشاد عالم کے متحرک اور فعالیت کے سبب جے ڈی یو اقلیتی سیل ضلع سہرسہ کا صدر نامزد کیا ہے۔ ضلع صدر بنائے جانے پر جے ڈی یو کے سینئر مسلم رہنماؤں نے خوشی ظاہر کرتے ہوئے محمد شمشاد عالم کو مبارکباد دی۔

اس موقع پر محمد شمشاد عالم نے کہا کہ پارٹی نے انہیں جو ذمہ داری دی ہے اسے وہ بخوبی نبھائیں گے اور پارٹی کے استحکام کے لیے دل وجان سے پورے بہار میں کام کریں گے۔ پارٹی

کے اعلیٰ رہنماؤں نے مجھ پر جو اعتماد ظاہر کیا ہے۔ اس کے لیے وزیر اعلیٰ نتیش کمار سمیت پارٹی کے تمام اراکین کا ممنون ومشکور ہوں۔

محمد شمشاد عالم نے کہا کہ وزیر اعلیٰ نتیش کمار کی قیادت میں آج بہار ترقی کی راہ پر گامزن ہے۔ نتیش کمار بلا تفریق تمام لوگوں کے لیے بالخصوص اقلیتوں کے لیے جو کام کر رہے ہیں۔ وہ آب زر سے لکھیں جائیں گے۔ آج سے بیس سال قبل بہار کے اقلیتوں کا کیا حال تھا، کتنے فیصد مسلمانوں کے گھروں میں تعلیم تھی، کتنے فیصد بچوں نے اسکول کا منھ دیکھا تھا، کتنے لوگ برسر روزگار تھے۔ مگر آج بہار کی تصویر بدل گئی ہے۔ آج ہر محلے اور دیہی علاقوں میں تعلیمی ماحول ہے، مسلمانوں کے گھروں میں تعلیم کی روشنی جل رہی ہے۔ مقابلہ جاتی امتحان میں ہمارے بچے کامیابی کے پرچم لہرا رہے ہیں۔ نتیش کمار کی یہی کوشش ہے کہ خط افلاس سے نیچے زندگی گزارنے والوں میں بھی تعلیم کا شوق پیدا ہو تا کہ وہ بھی ایک بہتر زندگی گزار سکیں۔ اخیر میں پھر انہوں نے پارٹی کے اعلی تمام عہدیداران کا شکریہ ادا کیا۔

مظفر پور بھارتیہ اکالیت مورچہ کی جانب سے ملک کے مشہور شاعر مہندر سنگھ اسک کے انتقال پر گہرے رنج وغم کا اظہار کیا گیا

مظفر پور بھارتیہ اکالیت مورچہ کی جانب سے ملک کے مشہور شاعر مہندر سنگھ اسک کے انتقال پر گہرے رنج وغم کا اظہار کیا گیا ہے، وہ بہت اچھے انسان تھے، مجھے ایک موقع ملا ان کے گھر جانا، وہ اتنا اچھا انسان تھا، اس کا کردار اتنا بلند تھا کہ بیان نہیں کیا جا سکتا۔ اب وہ اس دنیا میں نہیں رہے لیکن ان کے لکھے ہوئے الفاظ ہمیشہ یاد رہیں گے۔ عاشق جو تیرے ہاتھ میں آیا ہے میری تقدیر بنی حرکی طرح جلسہ سے خطاب مورچہ کے قومی کنوینر علی عباس عابدی نے کیا۔

2 دسمبر کو شری کرشن میموریل ہال میں انتہائی پسماندہ برادری کی میٹنگ ہوگی

پٹنہ (پریس ریلیز): شوست ونچت انتہائی پسماندہ طبقہ سماج پارٹی کے قومی صدر اور مہا ابھیان کے کوآرڈینیٹر نے اتوار کو پٹنہ کے شری کرشنا میموریل ہال میں استحصال شدہ محروم اور انتہائی پسماندہ طبقے کے اتحاد پر چنتن شیویر کے بارے میں بڑے پیمانے پر تنظیم کے حوالے سے پریس کانفرنس سے خطاب کیا۔ 2 دسمبر کو مکل آنند نے کہا کہ بہار میں انتہائی پسماندہ لوگوں کی آبادی 40 فیصد ہے۔ آج پورے بہار میں پسماندہ طبقے کے لوگوں پر جس طرح تشدد، قتل، لوٹ مار اور عصمت دری ہو رہی ہے، 80 فیصد واقعات کا کوئی ازالہ نہیں ہوا اور نہ ہی انہیں انصاف مل رہا ہے۔ آج سیاسی، سماجی اور معاشی طور پر یہ معاشرہ آخری پوزیشن پر ہے۔ اس لیے انہیں اب متحد ہونے کی ضرورت ہے۔ اس لیے ہم پورے بہار کے انتہائی پسماندہ بھائیوں سے گذارش کرتے ہیں کہ 2 دسمبر کو گاندھی میدان میں واقع کرشنا میموریل ہال میں متحد ہو کر اکٹھے ہوں۔ دریں اثنا، مہا ابھیان کے چیف کوآرڈینیٹر اور بھارتیہ وشوکرما مہاسنگھ کے قومی صدر ڈاکٹر شیلیندر پرجاپتی نے کہا کہ 2 دسمبر 2024 کو بہار بھر سے تمام پسماندہ طبقات کے لوگ شرکت کریں گے۔ انہوں نے کہا کہ اس میگا مہم میں ہم پورے بہار کے انتہائی پسماندہ طبقے کے لوگوں کو بلانا چاہتے ہیں اور اس حکومت اور سیاسی جماعتوں کو یہ پیغام دینا چاہتے ہیں کہ اب انتہائی پسماندہ لوگوں پر جو مظالم ڈھائے جا رہے ہیں۔ سیاسی طور پر دوری، ہم اسے مزید برداشت نہیں کریں گے اور ہم سیاست میں حصہ لینا چاہتے ہیں۔ اس موقع پر انڈین وشوکرما فیڈریشن کے قومی نائب صدر دویا بھوشن شرما، بھائی کندن گپتا، مدن گوپال پنڈت، احسان الدین انصاری، جج سمنت پرجاپتی، کویندر کمار پال، گلاب پرساد ٹھاکر، ششی بھوشن پرجاپتی، بیرندر ٹھاکر وغیرہ موجود تھے۔

معذوروں کا عالمی دن منائیں گے

ممبئی: سونی سب شو پشپا امپاسیبل، جو طویل عرصے سے اپنے ترقی پسند اور بااختیار پیغام کے لیے جانا جاتا ہے، جب کہ دنیا 3 دسمبر کو معذور افراد کا عالمی دن منانے کی تیاری کر رہی ہے، چینل نے شو کے آغاز کے موقع پر کہا کہ ایک خصوصی میں ایک اہم دکھایا۔ قابل جسمانی اداکار ہنس اسلوٹ کو گولو کے طور پر کاسٹ کر کے شمولیت کے لیے وابستگی، ڈاؤن سنڈروم کا ایک کردار۔ یہ فیصلہ نہ صرف انہیں ان کے ساتھی اداکاروں کے ساتھ کہانی سے جوڑتا ہے، بلکہ ان کی طاقتوں، خوابوں اور شراکت پر بھی زور دیتا ہے، جو کہانی سنانے کے لیے زیادہ جامع انداز کا مظاہرہ کرتا ہے۔ اس ایپی سوڈ میں خاص ضرورتوں والے دوسرے بچوں کی صلاحیتوں اور کہانیوں کو بھی دکھایا جائے گا، جو اس طرح کی کہانیوں کے معاشرے پر گہرے اثرات کی ایک پُرجوش یاددہانی کے طور پر کام کرے گا۔

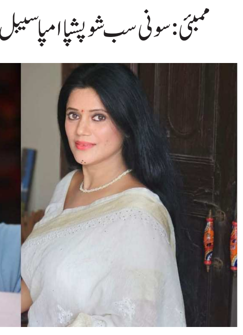

بہار کے اساتذہ - دی چینج میکرز ”گروپ کا پیشہ ورانہ تعلیم کمیونٹی کے میدان میں بڑھتا ہوا قدم 2019 سے بہار کے سرکاری اسکولوں کے اساتذہ کے لیے تحریک کا ذریعہ رہا ہے

پٹنہ..... قومی تعلیمی پالیسی 2020 ملک میں پروفیشنل لرننگ کمیونٹی (PLC) کو فروغ دینے کی بات کرتی ہے، قومی تعلیمی پالیسی 2020 ملک کی تمام ریاستوں میں پروفیشنل لرننگ کمیونٹی کو آگے لانے کے لیے پرعزم ہے۔ قابل ذکر ہے کہ بہار میں پروفیشنل لرننگ کمیونٹی 2019 سے ”ٹیچرز آف بہار - دی چینج میکرز“ کے نام سے کام کر رہی ہے، جس کی بنیاد پٹنہ کے ضلع کے استاد شیو کمار نے کچھ دوسرے اساتذہ کے ساتھ رکھی تھی۔ حال ہی میں این سی ای آر ٹی نے بھی اس گروپ کی تعریف کی ہے اور اس بات پر زور دیا ہے کہ ایسے گروپس کو ملک کی تمام ریاستوں میں چلایا جانا چاہیے۔ بہار کے اساتذہ کا کارواں آہستہ آہستہ بڑھتا جا رہا ہے اور آج ریاست کے تقریباً تمام اضلاع اور بلاکوں تک پہنچ چکا ہے۔ اس گروپ میں بہت سے سرکاری اسکولوں کے بہت سے بہترین اساتذہ شامل ہیں جو پوری ایمانداری، لگن اور لگن کے ساتھ بہار کے سرکاری اسکولوں کی حالت اور سمت کو بدلنے کے لیے بے لوث کام کرتے ہیں۔ بہار کے ریاستی میڈیا کوآرڈینیٹر مرتیونجے ٹھاکر اور ریاستی ترجمان رنجیش کمار کے اساتذہ نے کہا کہ یہ گروپ بغیر کسی سرکاری امداد کے بہار کے سرکاری اسکولوں کے تعلیمی ماحول کو بہتر بنانے کے لیے پچھلے پانچ سالوں سے کام کر رہا ہے۔ آج صورتحال یہ ہے کہ لاکھوں اساتذہ اس گروپ کے مختلف سوشل میڈیا پلیٹ فارمز میں شامل ہو رہے ہیں اور اپنے سکولوں میں طلباء کو معیاری تعلیم فراہم کر رہے ہیں۔ اس کے علاوہ، یہ گروپ اپنے اسکولوں میں ہونے والی سرگرمیوں، اختراعات یا دیگر تعلیمی کاموں کو مختلف سوشل میڈیا پلیٹ فارمز پر شیئر کرتا ہے، جسے دیکھ کر دوسرے اساتذہ بھی اس اختراع کو اپنے اسکولوں میں نافذ کرتے ہیں۔

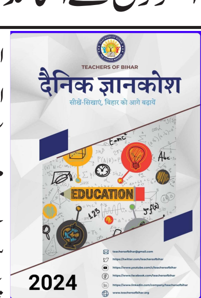

کانپور میں نائب صدر جمہوریہ نے کہا - زندگی صرف تعلیم سے بہتر ہوتی ہے جو آپ کو صحیح راستے پر لے جاتی ہے

سنیل باجپائی

کانپور: یہاں اتوار کو نائب صدر جگدیپ دھنکھر نے کہا کہ تعلیم زندگی کو بہتر بناتی ہے اور صرف آپ کو صحیح راستے پر لے جاتی ہے۔ نائب صدر دھنکھر یہاں سیٹھ آنند رام جے پوریہ اسکول کی گولڈن جوبلی تقریب میں مہمان خصوصی کے طور پر طلباء سے خطاب کر رہے تھے۔ انہوں نے کہا کہ یہ ٹیلنٹ غریب، دیہی علاقوں میں بھی ہے۔ وہاں بھی جے پوریہ جیسے معیار تک پہنچنے کی ضرورت ہے۔ اپیل کرتے ہوئے نائب صدر جمہوریہ نے یہ بھی کہا کہ کارپوریٹ گھرانوں کو چاہیے کہ وہ بہتر اسکول کھولیں اور تعلیم میں مدد کریں۔ CSR فنڈز کا استعمال کریں تا کہ تعلیم ہر طبقے تک پہنچ سکے۔ پہلے والدین صرف مارک شیٹ دیکھتے تھے لیکن اب ایسا نہیں ہے۔ قومی ترانے کے ساتھ شروع ہونے والے پروگرام میں نائب صدر جمہوریہ نے کہا کہ حکومت نے پچھلے 10 سالوں میں ایسے بہت سے فیصلے لیے ہیں جو ہمارے ملک کے لیے بہت بہتر ہیں۔ پہلے ہم خواب دیکھتے تھے کہ ہندوستان ترقی کرے گا؟ لیکن یہ اب خواب نہیں رہا، ہم منزل کی طرف بڑھ رہے ہیں۔ اب تعلیم صرف ڈگری تک محدود نہیں بلکہ مجموعی ترقی کے لیے ہے۔ نائب صدر جمہوریہ نے طلباء کو مخاطب کرتے ہوئے کہا کہ آپ کی عمر کے ساتھ ساتھ آپ کو اس طرح برتاؤ کرنا چاہئے کہ آپ کا علم خود ہی ظاہر ہو جائے۔ اپنے والدین کے تئیں عقیدت کا جذبہ رکھیں، اپنے اساتذہ کے سامنے نظم وضبط کا احساس رکھیں اور سوشل میڈیا سے حتی الامکان دور رہیں۔ اپنے ذہن میں تجسس رکھیں، جو کچھ آپ کے ذہن میں ہے وہ کریں، آپ کو کامیابی ضرور ملے گی۔ انہوں نے صرف اتنا کہا کہ پہلے تعلیمی میدان میں والدین صرف مارک شیٹ دیکھتے تھے لیکن اب ایسا نہیں ہے۔

پٹنہ کی شریسی ایک کامیاب تاجر کے طور پر پرچم لہرایا

پٹنہ (پریس ریلیز) پٹنہ کی رہنے والی شریسی چندرا نے مسز انڈیا مقابلے میں اپنی الگ پہچان بنائی ہے۔ پچھلے سال مسز انڈیا مقابلے میں ٹاپ 8 میں جگہ بنانے کے بعد، وہ اس سال ٹیلنٹ راؤنڈ جیوری ممبر کے طور پر واپس آئیں۔ ان کی خدمات اور محنت پر انہیں قومی سطح پر بھی اعزاز سے نوازا گیا۔ اپنے سفر کے بارے میں بات کرتے ہوئے، شریسی نے کہا: ”مسز انڈیا میں شرکت کرنا میرے لیے بہت اچھا تجربہ تھا۔ پچھلے سال ٹاپ 8 میں جگہ بنانا ایک اعزاز کی بات تھی، لیکن اس سال جیوری ممبر کے طور پر واپس آنا میرے لیے بہت اچھا تجربہ تھا۔ ایک خاص تجربہ کہ اگر آپ سخت محنت کریں اور اپنے آپ پر یقین رکھیں تو آپ بلندیوں تک پہنچ سکتے ہیں۔“ شریسی کے پاس برانڈز کو خود کو نئی بلندیوں تک لے جانے میں مدد کرنے کا 15 سال سے زیادہ کا تجربہ ہے۔ انہوں نے کہا کہ پٹنہ نے مجھے مضبوط اور پرجوش بنایا۔ قومی اسٹیج پر اپنے شہر کی نمائندگی کرنا میرے لیے فخر کی بات ہے۔

صدر سبیل حسین ٹرسٹ نے مولانا عبدالقیوم رضوی صاحب کو ضلع دیوگھر کا صدر مقرر کیا

دھنباد: 30 نومبر 2024 کو صدر سبیل حسین ٹرسٹ مولانا عارف رضا قادری اور ڈائریکٹر (مدرسہ) فیضان غوثیہ تو قیریہ جناب قاری راشد مدنی نے مولانا عبدالقیوم رضوی کو ضلع دیوگھر کا صدر مقرر کیا۔ ان کی تعیناتی پر سبیل حسین ٹرسٹ کے تمام ذمہ داران نے انہیں مبارکباد پیش کی۔ اس موقع پر سبیل حسین ٹرسٹ کے مقاصد اور منصوبوں پر تفصیلی گفتگو بھی ہوئی، خاص طور پر ضلع دیوگھر کے اطراف میں فلاحی کاموں کو مزید مؤثر بنانے کے لیے لائحۂ عمل تیار کیا گیا۔ سبیل حسین ٹرسٹ ایک معروف فلاحی ادارہ ہے جس کا مقصد معاشرتی بہبود اور انسانیت کی خدمت کرنا ہے۔ اس ادارے کے تحت صحت، تعلیم، یتیموں کی کفالت، اور بے روزگاروں کے لیے روزگار کے مواقع فراہم کرنے جیسے اہم کام کیے جاتے ہیں۔ مولانا عبدالقیوم رضوی کی تعیناتی کا مقصد ان منصوبوں کو اطرافِ دیوگھر میں بہتر طریقے سے عملی جامہ پہنانا ہے تا کہ علاقے کی ترقی اور لوگوں کی فلاح و بہبود یقینی بنائی جا سکے۔ ٭ دیوگھر میں سبیل حسین ٹرسٹ کے کام کی حکمت عملی ٭ سبیل حسین ٹرسٹ نے دیوگھر میں اپنے کاموں کے لیے کچھ اہم اقدامات تجویز کیے ہیں جن پر خاص توجہ دی جائے گی: 1. ٭صحت کے شعبے میں بہتری ٭ سبیل حسین ٹرسٹ دیوگھر میں عوامی صحت کے مسائل کو حل کرنے کے لیے کئی منصوبے شروع کرنے جا رہا ہے۔ ان میں مفت میڈیکل کیمپ، صحت کی تعلیم، اور غریب و نادار افراد کے لیے علاج معالجہ کی سہولتیں فراہم کرنا شامل ہیں۔ 2. ٭تعلیمی پروگرامز اور اسکالرشپس ٭ ٹرسٹ دیوگھر میں مقامی بچوں اور نوجوانوں کے لیے تعلیمی پروگرامز اور اسکالرشپس فراہم کرے گا تا کہ وہ معیاری تعلیم حاصل کر سکیں اور سماجی و اقتصادی ترقی میں حصہ لے سکیں۔ 3. ٭فلاحی سرگرمیاں اور امدادی کام ٭ سبیل حسین ٹرسٹ یتیموں، بیواؤں اور ضرورت مند افراد کے لیے امدادی کاموں کو بڑھائے گا۔ قدرتی آفات یا ایمرجنسی حالات میں فوری امداد فراہم کی جائے گی تا کہ متاثرہ افراد کو فوری مدد فراہم کی جا سکے۔ 4. ٭روزگار کے مواقع پیدا کرنا ٭ دیوگھر میں بے روزگاری کے مسئلے کو حل کرنے کے لیے سبیل حسین ٹرسٹ چھوٹے کاروبار شروع کرنے اور ہنر سیکھنے کے پروگرامز کا آغاز کرے گا۔ اس کے ذریعے مقامی افراد کو خود مختاری حاصل ہوگی اور انہیں روزگار کے مواقع فراہم کیے جائیں گے۔ سبیل حسین ٹرسٹ کا مقصد دیوگھر میں ان اقدامات کے ذریعے نہ صرف مقامی افراد کی زندگیوں میں بہتری لانا ہے

رام اشیش رائے پیکس کے انتخاب میں کامیابی کے بعد ووٹروں کا شکریہ ادا کیا پنچایت میں خوشی کا ماحول

حاجی پور عبدالواحد۔ ریاست بہار میں پیکس کے صدر کا انتخابات پورے ریاست میں چل رہا ہے گزشتہ دنوں دوسرے مرحلے کا انتخاب مختلف مقامات پر عمل میں آیا اس انتخاب کے دوسرے مرحلے میں ویشالی ضلع کے بھگوان پور بلاک کے تحت شاہ میاں روہوا کا انتخاب بدعنوانی سے پاک وصاف ہوا اس عہدے کے لیے چار امیدوار اپنی قسمت کا آزمائش کے لیے میدان میں تھے جن میں رام اشیش رائے کو کامیابی حاصل ہوئی انہوں نے کامیابی کا سند حاصل کیا کامیابی کی خبر ملتے ہی پورے پنچایت میں خوشی کی لہر دوڑ گئی چہار جانب سے مبارکبادیاں موصول ہونے لگی رام اشیش رائے جیت کے بعد پنچایت کے سرکردہ دانشوروں اور اپنے ووٹروں سے مل کر خوشی کا اظہار کرتے ہوئے ان کا شکریہ ادا کیا موصوف رائے نے ہمارے نمائندے کو بتایا کہ ہماری جیت پورے پنچایت کی جیت ہے میں تمام ووٹروں کو مبارکباد پیش کرتا ہوں انہوں نے اپنے دور میں بہتر سے بہتر کام کیے جانے کی یقین دہانی کرائی ہے

بی این منڈل یونیورسٹی میں محمد فاروق کا کامیاب اوپن وائیوا

کولکاتا (پریس ریلیز) بی این منڈل یونیورسٹی، مدھے پورہ کا شعبہ اردو روایتی تدریس کے ساتھ تحقیق کے شعبہ میں اپنی غیر معمولی سرگرمی کی وجہ سے ہندستان کی مشرقی ریاستوں میں نمایاں مقام کا حامل رہا ہے۔ موجودہ صدر شعبہ ڈاکٹر محمد احسان اور سابقہ صدور کی حسن کارکردگی کا فیض ہے کہ اس شعبہ سے درجنوں ریسرچ اسکالرز نے اردو ادب کے سلگتے اور غیر روایتی موضوعات پر تحقیق کے کوہ گراں سر کرتے ہوئے اردو ادب کے خزانہ میں کئی لعل و گوہر کا اضافہ کیا ہے۔ نہ صرف تحقیق کے میدان میں اضافہ کا یہ سلسلہ مسلسل جاری ہے بلکہ صدر شعبہ ڈاکٹر محمد احسان کی نگرانی میں ہونے والے ماہانہ ادبی تحقیقی سمینار بھی اردو ادب میں اخلاق و اقدار کی سمت کے تعین میں غیر معمولی اہمیت کے حامل بن چکے ہیں۔ رواں نومبر کے مہینہ میں بھی شعبہ کے ریسرچ اسکالر محمد فاروق کے جمع کردہ تحقیقی مقالہ پر اوپن وائیوا منعقد ہوا جس میں یونیورسٹی سے ملحق کالجوں کے پروفیسر حضرات اور مختلف شعبہ کے طلباو طالبات نے شرکت کی۔ 26 نومبر 2024 منگل کو منعقد ہونے والے اس اوپن وائیوا میں ہیومینیٹیز کے ڈین آف فیکلٹی پروفیسر ڈاکٹر راجیو کمار ملک، اسٹرنل اکزمنیر کے طور پر علی گڑھ سے تشریف لائے معروف ادیب و محقق پروفیسر ڈاکٹر محمد علی جوہر شامل ہوئے جب کہ اندرون یونیورسٹی ممتحن کی ذمہ داری ریسرچ اسکالر کے نگراں ڈاکٹر محمد عابد عثمانی تھے۔ اوپن وائیوا میں شریک ہونے والے دیگر اساتذہ میں ڈاکٹر امتیاز انجم، ڈاکٹر محمد ابوالفضل، ڈاکٹر اونکار ناتھ مشرا، ڈاکٹر سجاد، ڈاکٹر نظام الدین احمد، پروفیسر ڈاکٹر سی پی سنگھ، ڈاکٹر سنیل کمار، ڈاکٹر یاسمین رشیدی اور ڈاکٹر محمد شہریار، ڈاکٹر امریندر، ڈاکٹر شیفالیکا شیکھر و پی جی تھرڈ سیمسٹر کے طالب علم امتیاز احمد وغیرہ شامل تھے۔ محمد فاروق نے اپنے تحقیقی موضوع سے متعلق بیرونی ممتحن پروفیسر ڈاکٹر محمد علی جوہر اور دیگر اساتذہ اصحاب کے سوالات کا تشفی بخش جواب دیا۔ محمد فاروق کی تحقیق کا موضوع ”پروفیسر مناظر عاشق ہرگانوی کی طنزومزاح نگاری“ کے نگراں ڈاکٹر عابد عثمانی تھے۔ ریسرچ اسکالر محمد فاروق نے تحقیق کے دوران پیش آمدہ مشکلات وصعوبتوں کا ذکر کرتے ہوئے ان تمام معاونین کا بھی شکریہ ادا کیا جنہوں نے تحقیق کی اس راہ پر خار کو سہل بنانے میں ان کا ہاتھ بٹایا تھا۔ محمد فاروق نے خصوصی طور پر ڈاکٹر محمد رحمت اللہ کا شکریہ ادا کیا اور کہا کہ تحقیقی کاوش کی تکمیل کے بعد یونیورسٹی کی رسمی کارروائیوں کی پیچیدگیوں کی گرہ کشائی میں اگر ڈاکٹر محمد رحمت اللہ نے ساتھ نہ دیا ہوتا اس اوپن وائیوا کا انعقاد مشکل تھا۔ اوپن وائیوا کے اختتام پر اسٹرنل اکزامنیر پروفیسر ڈاکٹر محمد علی جوہر، ہیومینیٹیز کے ڈین آف فیکلٹیز پروفیسر ڈاکٹر راجیو کمار، صدر شعبہ اردو ڈاکٹر محمد احسان، نگراں ڈاکٹر محمد عابد عثمانی اور تمام شرکا نے محمد فاروق کو ڈاکٹر محمد فاروق کے نام سے مخاطب کرتے ہوئے انہیں مبارکباد دی۔ اس سے قبل ڈاکٹر محمد احسان نے اسٹرنل اکزامنیر پروفیسر محمد علی جوہر کی حیات وخدمات کا بھرپور انداز میں خلاصہ پیش کیا اور میدان ادب میں ان کی کاوشوں کی ستائش کرتے ہوئے کہا کہ پروفیسر محمد علی جوہر علی گڑھ مسلم یونیورسٹی کے سینئر پروفیسر اور اردو ادب کے ایک ممتاز محقق ونقاد ہیں۔ وہ شعبہ اردو کے سابق صدر اور سالنامہ ”رفتار“ کے مدیر ہیں، اور تعلیمی وادبی خدمات میں 30 سال سے زائد کا تجربہ رکھتے ہیں۔ ان کی اعلی تعلیمی قابلیت کا مظہر ان کا ایم اے میں گولڈ میڈل اور شبلی انعام حاصل کرنا ہے۔ ان کی تحقیقی اور تصنیفی کاوشیں نمایاں ہیں، جن میں ایم فل اور پی ایچ ڈی کے تحقیقی موضوعات نے انہیں اردو ادب کے گہرے نقاد اور محقق کے طور پر متعارف کروایا۔ پروفیسر جوہر کا سب سے اہم تحقیقی کام لکھنو کے ادبی منظرنامے پر ہے، جسے انہوں نے اپنی کتاب ”لکھنو کا ادبی ماحول: بیسویں صدی کے نصف اول تک“ میں تفصیلی طور پر پیش کیا ہے۔ انہوں نے شاعری کے ساتھ نثر کے اہم پہلوؤں کو بھی زیر بحث لایا، جس میں دبستان لکھنو کے ادبی اور لسانی اسالیب کی خصوصیات، سیاسی محرکات، اور جدید ادبی رجحانات کا تفصیلی جائزہ شامل ہے۔ ان کی تنقیدی بصیرت نے لکھنو کے قدیم اور جدید ادبی منظرنامے کے درمیان فرق کو واضح کیا اور اس دور کی ادبی شخصیات کے اہم کارناموں کو اجاگر کیا۔ پروفیسر محمد علی جوہر کی خدمات اردو ادب میں کئی حوالوں سے قابل ذکر ہیں۔ ان کی تحریریں بالخصوص لکھنو کے ادبی ماحول پر تحقیق اردو ادب میں ایک اہم اضافہ ہیں۔ انہوں نے شاعری کے ساتھ نثر کو شامل کر کے لکھنو کی ادبی تاریخ کو وسیع تر تناظر میں پیش کیا ہے۔ ان کی زیر نگرانی 15 سے زائد پی ایچ ڈی کے مقالے مکمل ہوئے، جو ان کی تعلیمی رہنمائی کی عمدہ مثال ہے۔ پروفیسر جوہر نے لکھنوی ادب میں سیاسی اور سماجی محرکات کو سمجھنے اور ان کے اثرات کو واضح کرنے میں غیر معمولی مہارت کا مظاہرہ کیا ہے۔ ان کے تنقیدی نظریات ادبی تاریخ کو نئی جہات فراہم کرتے ہیں۔ ان کی تحقیق نے دبستان لکھنو کی ادبی اقدار کو نکھارا اور ان غلط فہمیوں کا ازالہ کیا جو اس دبستان کے حوالے سے پائی جاتی تھیں۔ پروفیسر محمد علی جوہر اردو ادب کے ایک ممتاز ادیب، محقق، اور استاد ہیں، جن کا کام ادب کے مختلف پہلوؤں کو سمجھنے کے لئے رہنمائی فراہم کرتا ہے۔ ان کی تحقیقی کاوشیں اردو ادب کی تاریخ کے ایک اہم باب کی تکمیل ہیں اور ان کی علمی خدمات نئی نسل کے لئے مشعل راہ ہیں۔

پرنٹر، پبلیشر، پروپرائٹر، ایڈیٹر قمر العابدین نے سہارا پریس فضل انکلیو 2۔ شاہین باغ دہلی سے چھپوا کر فضل انکلیو 2، نزد اشرف مسجد شاہین باغ، نیو فرینڈس کالونی دہلی سے شائع کیا
Owner,Publisher,Printer & Editor Qamrul Abdin Printed at Sahara Press Fazal Enclave2,Shaheen Baagh,Delhi & Published From Fazal Enciave2,Near Ashraf Masjid,Shaheen Baag,New Friends Colony,Delhi.Mob-9334346898

مودی 9 دسمبر کو بیما سکھی اسکیم کا آغاز کریں گے

چندی گڑھ، 01 دسمبر (یو این آئی) وزیر اعظم نریندر مودی 9 دسمبر کو ہریانہ کے پانی پت سے ملک گیر بیما سکھی اسکیم کا آغاز کریں گے۔ یہ اطلاع ہریانہ کے وزیر اعلیٰ نائب سنگھ سینی نے اتوار کو لاڈوا میں صحافیوں سے بات چیت کرتے ہوئے دی۔ انہوں نے کہا کہ پروگرام میں پوری ریاست سے ایک لاکھ خواتین شرکت کریں گی، اس کے لیے ریاست میں بوتھ لیول تک ڈیوٹیاں لگائی گئی ہیں اور ہر بوتھ سے کم از کم 25 خواتین پروگرام میں حصہ لیں گی۔ ایک سوال کے جواب میں مسٹر سینی نے کہا کہ کانگریس کے پاس نہ تو کوئی ایشو ہے، نہ کوئی پالیسی اور نہ ہی کوئی لیڈر، اس لیے کانگریس اپنی شکست کی پوری ذمہ داری ای وی ایم مشینوں پر ڈال رہی ہے، جب کہ جہاں سے کانگریس کی جیت حاصل ہوئی ہے، وہاں یہ مسئلہ نہیں ہے۔

ممبئی: سنی دعوت اسلامی کے تین روزہ اجتماع کا اختتام؛ امن وسلامتی کے لئے خصوصی دعائیں کی گئیں

ممبئی، یکم دسمبر (یو این آئی) ممبئی میں سنی دعوت اسلامی کا ۳۲واں سالانہ اجتماع آج بروز اتوار اجتماعی دعاؤں، حلقہ ذکر اور توبہ کے ساتھ اختتام کو پہنچا۔ جس میں ملک میں امن وامان قائم رہنے اور عبادت گاہوں کے تحفظ کے لئے خصوصی دعائیں کی گئیں۔ واضح رہے کہ آزاد میدان میں گزشتہ دو دنوں سے یہ اجتماع جاری تھا اور آج اس کا تیسرا اور آخری دن تھا۔ آخری دن کے اس اجتماع کا آغاز بھی گزشتہ روز کی طرح تہجد کی نماز سے شروع ہوا تھا۔ آج کا ایک اہم سیشن 'کیریئر گائیڈینس پروگرام' تھا جس میں ایس ڈی آئی اُمید ٹیم کے تعلیمی ماہرین نے پڑھنے لکھنے کے شوقین طلبہ کو تعلیمی رہنمائی فراہم کی اور تعلیم و کیریئر کے متعلق ان کے سوالات کے جوابات دیے۔ دوسرا اہم پروگرام سنی دعوت اسلامی کے مختلف اداروں کی جانب سے فارغ ہونے والے طلبہ کی دستار بندی کا تھا۔ سب سے پہلے ان کے لیے ختم بخاری شریف کی محفل منعقد کی گئی پھر ان کے سروں پر دستار باندھی گئی۔ آج امیر سنی دعوت اسلامی کی تحریر کردہ کئی کتابوں کا اجرا بھی کیا گیا۔ معروف بزرگ عالم دین اور مفسر قرآن مولانا ظہیر الدین رضوی نے بڑا ہی عالمانہ اور ناصحانہ خطاب فرمایا۔ انہوں نے بطور خاص حصول علم کی بڑی تاکید کی۔ حصول علم کے متعلق ایک اہم نکتے کی طرف اشارہ کرتے ہوئے مفسر قرآن نے کہا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم صرف اپنی امت میں منفرد نہیں ہیں بلکہ سارے انبیا اور ملائکہ میں بھی منفرد ہیں اور اس انفرادیت کے باوجود جو دعا وہ زندگی بھر مانگتے رہے ہیں

بی جے پی ایم پی منیر تنا کے خلاف نئی ایف آئی آر

بنگلورو، 01 دسمبر (یو این آئی) بنگلورو پولیس نے جنتا دل (ایس) بروہت بنگلورو میونسپل کارپوریشن (بی بی ایم پی) کے کنٹریکٹر اور ان کے شوہر کے مبینہ طور پر قتل کی منصوبہ بندی کرنے کے الزام میں بھارتیہ جنتا پارٹی کے رکن اسمبلی منیر تنا نائیڈو اور چھ دیگر کے خلاف ایف آئی آر درج کی ہے۔ ایف آئی آر میں تاک جھانک کرنے، خاتون کی مریادہ کی خلاف ورزی اور دیگر جرائم کے الزامات شامل ہیں۔ ہفتہ کو درج کیا گیا معاملہ تعزیرات ہند (آئی پی سی) کی کئی دفعات کے تحت درج کیا گیا جس میں 354 اے (جنسی ہراسانی)، 354 سی (وائیورزم)، 376 (ریپ)، 506 (مجرمانہ دھمکی)، 504 (امن میں خلل ڈالنے کے لئے جان بوجھ کر توہین)، 120B (مجرمانہ سازش)، 149 (غیر قانونی اجتماع)، 384 (بھتہ خوری)، 406 (مجرمانہ اعتماد کی خلاف ورزی) اور 308 (غیر ارادتاً قتل کی کوشش) سمیت کئی دفعات شامل ہیں۔ مسٹر منیر تنا کو پہلے 14 ستمبر کو بنگلورو پولیس نے کولار پولیس کی مدد سے حراست میں لیا تھا۔ کولار سپرنٹنڈنٹ آف پولیس (ایس پی) بی نکھل کے مطابق بی بی ایم پی کے ایک ٹھیکیدار کو دھمکی دینے کے الزام میں گرفتاری عمل میں لائی گئی۔

ایکناتھ شندے نے پھر مہایوتی میں اختلافات کی قیاس آرائیوں کو خارج کیا

ستارہ، 01 دسمبر (یو این آئی) مہاراشٹر کے نگراں وزیر اعلی ایکناتھ شندے نے اتوار کو ایک بار پھر مہایوتی اتحاد کے شراکت داروں کے درمیان کسی قسم کے اختلافات کی قیاس آرائیوں کو مسترد کرتے ہوئے اس بات کا اعادہ کیا کہ وہ اچھی طرح سے کوآرڈینیشن کر رہے ہیں۔ آج سہ پہر یہاں ایک پریس کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے مسٹر شندے نے کہا کہ شیوسینا ریاست میں نئی حکومت کی تشکیل پر بھارتیہ جنتا پارٹی (بی جے پی) کے فیصلے کی حمایت کرے گی۔ وہ جمعہ کی شام آرام کے لیے ضلع میں اپنے آبائی گاؤں درے پہنچے تھے۔ انہوں نے کہا کہ وہ ایک عام آدمی ہیں، سی ایم نہیں اور غربت کے بارے میں جانتے ہیں اور غریبوں کے لیے کام کرنے کا وعدہ کیا۔ انہوں نے وزیر اعلیٰ کے طور پر اپنے آخری ڈھائی برسوں میں خواتین، نوجوانوں اور کسانوں کے لیے لڑکی بہن سمیت مختلف اسکیموں کو نافذ کر کے ریاست کے عوام کی فلاح و بہبود کے لیے کام کیا۔ جب ان سے ریاست اور دہلی میں نئی حکومت کی تشکیل کے حوالہ سے جاری سیاسی ہنگامہ آرائی کے درمیان ان کے آبائی گاؤں کے اچانک دورے کے بارے میں پوچھا گیا تو انہوں نے کہا کہ وہ یہاں دو دن آرام کرنے آئے ہیں۔ نئی حکومت کی تشکیل پر مسٹر شندے نے کہا کہ آج شام مہایوتی کے حلیفوں کی میٹنگ کا امکان ہے جس میں وہ، بی جے پی لیڈر دیویندر فڑنویس اور این سی پی لیڈر اجیت پوار اور تینوں لیڈر نئی حکومت کی تشکیل پر تبادلہ خیال کریں گے۔ نئی حکومت میں ان کے بیٹے ایم پی شریمانت شندے کے نائب وزیر اعلیٰ بننے کے امکان کے بارے میں پوچھے جانے پر انہوں نے کہا کہ اس معاملے پر اور محکمہ داخلہ پر بھی بات چیت چل رہی ہے۔ بعد میں مسٹر شندے ہیلی کاپٹر کے ذریعے تھانے کے لیے روانہ ہوئے جہاں سے وہ شام کو ممبئی جا سکتے ہیں۔